سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

سوموار،29۔دسمبر2014

(یوم الاثنین،6۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارھواں اجلاس

جلد 11: شمارہ 13

879

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آرڈیننس ہائر ایجوکیشن پنجاب 2014 میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:۔

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 (15 بابت 2014) نافذ شدہ مورخہ 2۔اکتوبر 2014 میں مورخہ 31۔دسمبر 2014 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

880

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014

(مسودہ قانون نمبر32 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014منظور کیا جائے۔

881

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

سوموار،29۔دسمبر 2014

(یوم الاثنین،6۔ربیع الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باالله من الشيطن الرجيمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

سورۃ الأحزاب آیات 39 تا 44

اور جو اللہ کے پیغام (جوں کے توں) پہنچاتے اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے(39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے(40) اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو(41) اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو(42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے(43) جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے(44)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
جدھر دیکھی اسی ماہ مبیں کی چاندنی دیکھی
برستا نور ہے شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں
محمد مصطفٰے کے عشق میں ہر آنکھ پُرنم ہے
یہ دیکھا ہے محبت کا اثر طیبہ کی گلیوں میں
سلام ان پر درود ان پر، درود ان پر سلام ان پر
وظیفہ ہے یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

سوالات

(محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات تحفظ ماحول اور سپیشل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2130 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2226 قاضی عدنان فرید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2131 بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2147 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 23-مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع گجرات: محکمہ تحفظ ماحول میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2147: میاں طارق محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے لوگ محکمہ تحفظ ماحول میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں 14-2013 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ بجٹ کن کن مدات میں کتنا کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ تحفظ ماحول کی منظور شدہ اسامیاں 13 ہیں جبکہ 9 افراد کام کر رہے ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں۔ ان کے نام، گریڈ اور عہدہ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) مذکورہ ضلع میں ضلعی دفتر محکمہ تحفظ ماحول کو 14-2013 میں کل غیر ترقیاتی بجٹ -/24,89,350 روپے فراہم کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ بجٹ میں سے ماہ اکتوبر 2013 کے اختتام تک -/7,47,839 روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ -/17,41,511 روپے بقایا ہے۔ اس کی ہر مد میں اخراجات کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں بتائی گئی منظور شدہ اسامیاں 13 ہیں جبکہ 9 افراد کام کر رہے ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں۔ کیا حکومت ان چار اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! بالکل، حکومت ان اسامیوں کو پُر کرنا چاہتی ہے۔ اس پر باقاعدہ کام شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ جلد ہی یہ اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کے اوپر کیا کام شروع ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ کام کس stage پر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس پر process شروع ہے اور جلد ہی انشاء اللہ اخبار میں اشتہار دے کر باقی کام شروع کر کے مکمل کیا جائے گا اور یہ اسامیاں انشاء اللہ پُر کی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تو کوئی جواب نہیں۔ کل 13 آدمی کام کرتے ہیں جن میں 9 افراد کام کر رہے ہیں اور چار اسامیاں خالی ہیں تو میرا صرف یہ سوال ہے کہ یہ اسامیاں کیوں نہیں پُر کر رہے اور کتنے عرصے سے یہ اسامیاں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے عرصے سے یہ چار اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! بھرتیوں پر پابندی تھی جو کہ اب ختم ہو گئی ہے تو اب process جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد پُر کر دی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے تو ان سے یہ پوچھا ہے کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ process ہو رہا ہے تو یہ جواب صحیح دے دیں کہ یہ کب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ تقریباً ایک سال سے خالی ہیں۔ اس میں نائب قاصد اور کلرک وغیرہ کی بھرتیوں کے سلسلے میں انٹرویوز وغیرہ بھی ہو چکے ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا process ہو رہا ہے اور جیسے ہی یہ مکمل ہوتا ہے تو اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تو ابھی فرما رہے تھے کہ اشتہار اخبار میں دیا جائے گا۔ آپ کو پہلے مکمل پتا کرنا چاہئے پھر اس کے بعد بات کیا کرنی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کے علاوہ اور بھی اسامیاں خالی ہیں جن کے متعلق میں بات کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2148 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 23۔ مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال)

ضلع گجرات: بجٹ کی فراہمی و استعمال کی تفصیلات

*2148: میاں طارق محمود: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات تحفظ ماحول کا سال 12۔2011 اور 13۔2012 کا بجٹ سال وار کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران یہ بجٹ کس کس مد پر خرچ ہوا؟

(ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع کی حدود میں کہاں کہاں پر کون کون سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی ختم کرنے کے منصوبے شروع کئے گئے، ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) اس ضلع میں کون کون سی فیکٹریاں آبی آلودگی اور فضائی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں ان کے نام اور جگہ بتائیں، ان کے خلاف ان دو سالوں کے دوران کیا ایکشن لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) ضلع گجرات تحفظ ماحول کا بجٹ سال وار مندرجہ ذیل تھا۔

سال 12-2011	=	کل بجٹ	20,90,600
سال 13-2012	=	کل بجٹ	23,82,070

(ب) ان سالوں کے دوران مختلف مدوں میں خرچے کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان دو سالوں کے دوران ضلعی آفیسر تحفظ ماحول گجرات کی طرف سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی ختم کرنے کا کوئی ترقیاتی منصوبہ شروع نہ کیا گیا کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار تحفظ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کروانا ہے جبکہ ترقیاتی منصوبے دوسرے متعلقہ محکموں کی ذمہ داری ہے۔

(د) اس ضلع میں موجود پنکھا ساز فیکٹریاں، رائس ملز، اینٹوں کے بھٹے، سروس فیکٹری، ماربل یونٹ اور دیگر کارخانے آلودگی کا باعث بن رہے ہیں۔ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد 63 کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے سیکشن 16 کے تحت حکم نامے جاری کئے گئے۔ان حکم ناموں پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 17 کے تحت تحفظ ماحول ٹربیونل میں کیس بھیجے جائیں گے جہاں ان کو جرمانہ کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں لکھا ہوا ہے کہ اس ضلع میں موجود پنکھا ساز فیکٹریوں، رائس ملز، اینٹوں کے بھٹے، سروس فیکٹری، ماربل یونٹ اور دیگر کارخانے آلودگی کا باعث بن رہے ہیں جن کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے بعد 63 کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے سیکشن 16 کے تحت حکم نامے جاری کئے گئے ہیں۔ان حکم ناموں پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں مذکورہ ایکٹ کے سیکشن 17 کے تحت تحفظ ماحول ٹربیونل میں case بھیجے جائیں گے جہاں ان کو جرمانے کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔کیا یہ جواب اس طرح کا ہونا چاہئے؟

جناب سپیکر: انہوں نے تتمہ (ب) میں بھی بتا دیا ہے، تھوڑا سا چیک کر لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ بھیجے جائیں گے یہ کب سے process شروع ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس کا ایک process ہے پہلے Environment Department اُن کو ایک نوٹس جاری کرتا ہے اور جو ہدایات اُن کو دی جاتی ہیں اگر وہ اس پر عملدرآمد نہ کریں تو پھر یہ tribunal cases میں بھیجے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ کب جاری کئے تھے آپ اُن کو بتا سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ سوال پرانا ہے میرا خیال ہے یہ ابھی تک چلے گئے ہوں گے اور اس میں جولائی 2014 سے لے کر اب تک تقریباً 114 جا چکے ہیں اور 13 اس وقت tribunal میں دائر کر دیئے گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ان سے جو سوال تھا مجھے اُس کا تو جواب نہیں ملا میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں اگر ماحول کی آلودگی کے بارے میں ان کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوا تو پھر یہ tribunal کو بھیجے جائیں گے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب legal process تو اُن کو مکمل کرنے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے کر لیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2847 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2848 بھی محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1602 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3267 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں خصوصی تعلیم کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3267: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں خصوصی تعلیم کے کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟
(ب) ان اداروں کے لئے کتنی رقم مالی سال 13-2012 کے دوران مختص کی گئی تھی؟
(ج) ہر ادارے میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟
(د) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟
(ہ) کیا ہر ادارے کے پاس بچوں کے پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ خصوصی تعلیم کے کل 239 تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کے لئے مالی سال 13-2012 میں درج ذیل رقم مختص کی گئی تھی۔

مختص کی جانے والی رقم: 2,31,60,83,578/- روپے

خرچ کی جانے والی رقم: 1,89,23,93,155/- روپے

مذکورہ بالا رقم کی تفصیل ادارہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے ادارے پنجاب کی تمام تحصیلوں میں موجود ہیں جن کی تعداد 239 ہے اور ان تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم خصوصی بچوں کی کل تعداد 27606 ہے۔ ادارہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 6745 ہے جس کی تفصیل ادارہ وار (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں! حکومت پنجاب نے خصوصی بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے تمام اداروں میں ٹرانسپورٹ مہیا کر رکھی ہے اور زیر تعلیم بیشتر خصوصی بچے اس سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے مطابق مختص کی جانے والی رقم 2-ارب 31 کروڑ میں سے ایک ارب 89 کروڑ روپے خرچ ہوئے بقیہ رقم تقریباً 40 کروڑ خرچ نہ ہوئی اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، جو اخراجات نہیں ہو سکے ان کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! جو post خالی رہ جاتی ہے اور جو رقم stipend کی مد میں خرچ نہیں ہو پاتی یہ اُس کی saving ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (د) کے مطابق 6745 اسامیوں میں سے کتنی اسامیاں اس وقت خالی ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر یہ جو جواب بھیجا گیا تھا کہ ٹوٹل اسامیاں 6 ہزار 7 سو 50 ہیں اُس وقت اتنی اسامیاں تھیں لیکن اب ہمارے مزید school centres establish ہو گئے ہیں اور کل اسامیوں کی تعداد اب 7 ہزار 181 ہو گئی ہے جبکہ اس میں سے 5 ہزار 157 پر ہیں اور 2 ہزار 24 ابھی خالی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1732 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بند روڈ کی بھٹیوں میں ٹائر جلانے کے مضر اثرات کی تفصیلات

*1732: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بند روڈ لاہور پر ایسی لاتعداد بھٹیاں قائم ہیں جو ٹائر جلا کر تیل نکالتی ہیں اور ان سے نکلنے والے دھوئیں سے وہاں کے رہائشی خطرناک دائمی امراض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ کے مکینوں نے بارہا محکمہ تحفظ ماحول کو شکایات درج کروائیں لیکن ان کی شکایات کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا؟

(ج) کیا حکومت اس انسانی مسئلہ کے حل کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک مذکورہ بالا بھٹیوں کو بند کروا دیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ بند روڈ پر ٹائروں کو جلا کر تیل نکالنے والے آٹھ کے قریب کارخانے / بھٹیاں موجود ہیں اور ان سے نکلنے والے دھوئیں سے ارد گرد کے رہائشیوں کو تکلیف کا سامنا تھا تاہم خطرناک دائمی امراض پھیلنے کی محکمہ ہذا کو مصدقہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

(ب) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ کرول گھاٹی بند روڈ لاہور میں واقع ٹائروں سے تیل نکالنے والی پانچ عدد فیکٹریوں کے خلاف درخواستیں موصول ہوئیں۔ اسسٹنٹ کمشنر شالامار ٹاؤن اور ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول لاہور نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے ان پانچوں فیکٹریوں کو مورخہ 25-09-2013 کو سیل کر دیا ہے جو کہ تا حال سیل ہیں اور ان کے مالکان نے مختلف عدالتوں میں کیس کر رکھے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا کہ پانچ فیکٹریاں سیل کر دی گئی ہیں اور ابھی تک سیل ہیں۔ باقی تین فیکٹریاں از خود بند پڑی ہیں لہذا ان فیکٹریوں سے پیدا ہونے والا مسئلہ حل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے جیسے سوال کے اندر لکھا ہے کہ ایسی لاتعداد بھٹیاں قائم ہیں جو ٹائر جلا کر تیل نکالتی ہیں تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ ٹائروں کی availability کہاں سے ہے، کدھر سے آتے ہیں اور اگر یہ illegal ہیں تو کیوں ابھی تک ان کو supply کئے جا رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ ٹائر import ہوتے ہیں اور لائسنس وفاقی گورنمنٹ دیتی ہے اور اسی طریقے سے یہ ٹائر یہاں پر آتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ قانون کے اندر acceptable practice ہے کہ آپ ٹائر کو جلا کر بطور ایندھن استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بات medically approve ہے کہ rubber کو جلانے سے جو گیس نکلتی ہے وہ انسانی صحت کے لئے مضر ہے میری

صرف clarification یہ ہے کہ کیا یہ acceptable ہے کہ اس کو fuel کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ ٹائر کو raw material کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں سے جو تیل نکلتا ہے وہ OGRA کی طرف سے approved نہیں ہے اور اسی وجہ سے یہ فیکٹریاں seal بھی کی ہوئی ہیں۔ میرے خیال میں ایک دو کے cases بھی چل رہے ہیں ان کا سوال تھا جو تیل اس میں سے نکلتا ہے، وہ OGRA کی طرف سے approved نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ان کا جو جواب لکھا ہوا ہے اس کو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں جو انہوں نے فرمایا اُس کے اور اس کے اندر تضاد آپ کو نظر آ جائے گا۔ جز (الف) کے جواب کی آخری لائن ہے ارد گرد کے رہائشیوں کو تکلیف کا سامنا تھا تاہم خطرناک دائمی امراض پھیلنے کی محکمہ ہذا کو مصدقہ اطلاع موصول نہ ہوئی ہے یہ طریق کار بتادیں کہ مصدقہ خبر کیسے پہنچتی ہے؟ جبکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان سے کوئی particular case پوچھ لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ماننے کو تیار نہیں ہیں کہ کوئی کیس ہے میں ان سے کیا پوچھوں؟

جناب سپیکر: جی، وہ بتا رہے ہیں، آپ کی بات کا جواب دے رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ کوئی کیس ہی نہیں ہے وہ اس چیز کے denial میں ہی چلے گئے ہیں کہ ہے ہی نہیں، پہلے انہوں نے کہا کہ ربڑ کو جلانا قانوناً غلط ہے لیکن جل رہے ہیں۔ اگلی بات انہوں نے یہ کہی کہ ہمارے پاس کسی کی کوئی مصدقہ رپورٹ ہی نہیں ہے کیونکہ کوئی بیمار ہی نہیں ہوا تو میں اس جواب کا کیا کروں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے عرض کی ہے کہ OGRA کی طرف سے ٹائروں سے بننے والا تیل approve نہیں ہے لیکن سیمنٹ فیکٹریوں کے لئے اس کی import کی اجازت ہے اس کے علاوہ جتنی بھی فیکٹریاں جو تیل نکال رہی ہیں وہ غیر قانونی ہیں

اور اُن کے cases high court میں لے کر گئے ہیں اور محکمہ نے وہ فیکٹریاں بند کی ہوئی ہیں اور High Court نے وہ cases اس وقت Environment Tribunal کو refer کئے ہوئے ہیں۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! مؤکل صاحب کے سوال کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں اگر valid ہوا تو ضرور جواب ملے گا۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے اس جواب سے تسلی و تشفی نہیں ہو رہی جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب دے رہے ہیں۔ شاید یہ سوال کو سمجھ نہیں پا رہے۔ مختصر گزارش یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: آپ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں، مجھے بتائیں ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں؟

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں پوچھنا یہ چاہ رہا ہوں اور خود سمجھنے کی بھی کوشش کر رہا ہوں کہ یہ جو ٹائر بھٹوں میں جلتا ہے کیا اس کی اجازت ہے یا نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ٹائر جلانے کی بھٹوں میں اجازت نہیں ہے اور کسی بھی جگہ ٹائر جلانے کی اجازت نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وہ کہہ رہے ہیں کہ قانونی کارروائی کر رہے ہیں اور وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا تو کوئی قصور نہیں ہے انہیں جو پڑھنے کو دیا گیا ہے وہ انہوں نے پڑھ کر بتا دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ جب کوئی particular case بتائیں گے تو وہ میں ان سے پوچھ سکتا ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں محکمہ نہیں ہوں، لغاری صاحب محکمہ نہیں ہیں بلکہ محکمہ تو کہہ رہا ہے کہ ہے ہی نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میرے فاضل دوست اگر کوئی particular case point out کر دیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کو مزید چیک کر لیتا ہوں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: باؤجی! دیکھ لیں اس پر کافی ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت ضروری سوال ہے۔ جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ایسے کسی کیمیکل یونٹ کو رہائشی علاقے میں کام کرنے کی اجازت نہ دی ہے جو اردگرد رہنے والے رہائشیوں کے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہو۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور پی پی۔144 جہاں سے میں ممبر ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کون سا سوال لے رہے ہیں؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں ان کو یہ باور کروانا چاہتا ہوں کہ ان کا جواب غلط ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ کہاں پہنچ گئے ہیں، کون سا سوال ہے، سوال کا نمبر بولیں؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 1739 ہے۔

جناب سپیکر: یہ سوال تو ابھی آیا ہی نہیں ہے۔ (قہقہہ)

چلیں، کوئی بات نہیں اگر انہوں نے کچھ کہہ دیا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3834 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سپیشل ایجوکیشن کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3834: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کتنے دفاتر ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون کون سے ملازمین ہیں جن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے اور کون سے ملازمین ایسے ہیں جو ان دفاتر میں ایک بار سے زائد مرتبہ تعینات رہ چکے ہیں؟

(ج) گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون سے ایسے ملازمین ہیں جو 2010 سے اب تک مالی بدعنوانی یا کسی بھی قسم کی بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سپیشل ایجوکیشن) کا ایک دفتر ہے جو کہ پیپلز کالونی گوجرانوالہ میں واقع ہے۔

(ب) مذکورہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (سپیشل ایجوکیشن) کے دفتر میں کام کرنے والے ملازمین کے ناموں کی لسٹ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مسٹر عبدالرزاق باجوہ مرحوم (تاریخ وفات 2010-12-23) سابقہ ڈی او (سپیشل ایجوکیشن) گوجرانوالہ جن کو محکمہ نے زبردستی ریٹائر کیا اور جس کے خلاف انٹی کرپشن عدالت گوجرانوالہ میں کارروائی جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون کون سے ملازمین ہیں جن کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زائد ہے۔ اس کی جو تفصیل دی گئی ہے اس میں سات لوگوں کا بتایا ہے جو 2005,2009 میں تعینات ہوئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا تین سال سے زائد عرصے کے لئے کوئی ملازم اس پوسٹ پر کام کر سکتا ہے، اگر نہیں تو پھر ان کے تبادلے کیوں نہیں کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ایک ملازم تین سال سے زائد عرصہ کے لئے بھی کام کر سکتا ہے ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر اس کی کوئی complaint نہ ہو۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! وہ ایک علیحدہ issue ہے otherwise ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا کہ گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے کون سے ایسے ملازمین ہیں جو 2010 سے اب تک مالی بدعنوانی یا کسی بھی قسم کی بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟ جواب میں کہا ہے کہ مسٹر عبدالرزاق باجوہ مرحوم (تاریخ وفات 2010-12-23) سابقہ ڈی او (سپیشل ایجوکیشن) گوجرانوالہ جن کو محکمہ نے زبردستی ریٹائر کیا اور جس کے خلاف انٹی کرپشن عدالت گوجرانوالہ میں کارروائی جاری ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے خلاف ابھی بھی کارروائی جاری ہے اور مسٹر عبدالرزاق جو فوت ہو چکے ہیں ان کی جانب سے عدالت میں کون پیش ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ان کے خلاف 453 hearing aids کی misappropriation کا کیس تھا۔ اس میں صرف مسٹر عبدالرزاق ہی involve نہیں ہیں بلکہ اس میں جو hearing aids کا سپلائر تھا وہ بھی ملوث ہے۔ یہ انکوائری 2009 میں شروع ہوئی اور 2009 میں ہی ان کو وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا پھر وہاں سے ان کو compulsory retire کر دیا گیا۔ meanwhile ان کی death ہو گئی۔ ابھی یہ کیس سپیشل جج انٹی کرپشن گوجرانوالہ ریجن کی عدالت میں چل رہا ہے وہاں پر ان کی طرف سے ان کی بیوہ پیش ہوتی ہیں اور دوسرا سپلائر بھی پیش ہوتا ہے۔ اصل مسئلہ hearing aids جن میں غبن کیا گیا تھا اس کا تھا، وہ سپلائر اب recover کرانے میں راضی ہو گیا ہے اور وہ یہ hearing aids کچھ دنوں میں سپلائی کر دے گا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ شرعی طور پر جائز ہے کہ جرم کوئی کرے اور اس کی سزا کوئی دوسرا بھگتے؟ قرآن پاک میں تو ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

یعنی ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں ڈالا جائے گا جبکہ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ عدالت میں ان کی بیوہ آتی ہے۔ جرم تو خاوند نے کیا جو عالم برزخ میں پہنچ چکا ہے اور یہاں ابھی تک عدالت جاری و ساری ہے مجھے اس کی سمجھ نہیں آتی۔ ان کی بیوہ کو بلا کر تو یہ شریعت کے بالکل خلاف کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں شریعت کی وضاحت تو نہیں کر سکتا ہم تو جو ضابطہ قانون ہے اس کے تحت ہی چل رہے ہیں۔ جو اصل مسئلہ ہے اس کا حل میں نے بتا دیا ہے کہ ہم اس کے قریب پہنچ گئے ہیں اور ہمارا جو loss ہے وہ recover ہو جائے گا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا قانون شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ یہ ان کی بیوہ کو بلا کر بہت بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ ان کے جواب کے مطابق تو جرم کرنے والا عالم برزخ میں پہنچ چکا ہے۔ کیا انہوں نے قیامت یہاں پر ہی قائم کر لی ہے کہ یہاں پر ہی یہ مجرموں کو پوچھنا شروع کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! جب کیس عدالت میں چلا جاتا ہے تو تب عدالت کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کسی کو طلب کرے، محکمے کی مرضی پر طلب نہیں کیا جاتا۔ جس کو عدالت طلب کرے گی وہ پیش ہو گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ بہر حال آپ پوچھ لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جرم کیا یا نہیں کیا اول تو وہ ثابت بھی نہیں ہوا اور ان کی وفات ہو چکی ہے۔ کیا محکمہ اس کیس کو واپس نہیں لے سکتا تھا جو ان کی بیوہ کو بلا کر عدالت میں پیش کیا جاتا ہے اور ابھی تک کارروائی چل رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! گورنمنٹ کا 73 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے اس کو ہم چھوڑ نہیں سکتے۔ ہم نے گورنمنٹ کا loss بھی recover کرنا ہے میں پہلے ہی عرض

کر چکا ہوں کہ ہم اس کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں اور گورنمنٹ کا یہ نقصان انشاءاللہ recover ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! 2010 میں ان کی death ہو گئی تھی اور یہ کیس 2010 سے ہی چل رہا ہے تو چار سالوں میں انہوں نے کتنی recovery کر لی ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم قریب پہنچے ہوئے ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! کیس عدالت میں ہے انہوں نے اس کی recovery کرانی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! کیا مسٹر عبدالرزاق نے غبن کیا تھا کیونکہ جب جرم ثابت ہو گا پھر اس کے بعد recovery ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟ میں بتا تو چکا ہوں کہ اُس وقت کا ڈی او بھی ملوث تھا اور وہ سپلائر جس نے یہ hearing aids سپلائی کرنا تھی وہ بھی ملوث ہے۔ وہ ابھی admit کر گیا ہے کہ میں یہ recovery دینے کے لئے تیار ہوں اس لئے ہم اس کو drop نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نے گورنمنٹ کا 73 لاکھ روپے recover کرنا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار وقاص حسن موکل کا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1739 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کیمیکل فیکٹریوں کو رہائشی علاقوں سے باہر منتقل کرنے کی تفصیلات

*1739: **سردار وقاص حسن موکل:** کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے رہائشی علاقوں میں بے شمار کیمیکل فیکٹریاں قائم ہیں جو کہ مکینوں کی جان و مال کے لئے مسلسل خطرہ ہیں اور کسی بھی وقت کوئی ناگہانی حادثے کا باعث بن سکتی ہیں؟

(ب) کیاحکومت رہائشی علاقوں میں قائم کیمیکل فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر مذکورہ بالا تمام فیکٹریاں حکومت کی اجازت سے قائم ہیں توان کواجازت کس بناء پر دی گئی اور کیایہ اجازت قانون کے مطابق تھی، تفصیلات دی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) لاہور کے رہائشی علاقوں میں کیمیکل تیار کرنے والی فیکٹریاں موجود نہ ہیں تاہم 550 کے قریب کیمیکل سٹور کرنے والے گودام اور دکانیں شہر کے مختلف کمرشل علاقوں میں کام کر رہے ہیں ان علاقوں میں اکبری کیمیکل مارکیٹ بند روڈ، ایسڈ مارکیٹ اک موریاپل، ہمدرد چوک ٹاؤن شپ اور شو مارکیٹ والڈسٹی شامل ہیں۔ ضلعی حکومت لاہور کے سروے کے مطابق ان میں سے اکثر گوداموں اور دکانوں میں Health & Safety کے مناسب اقدامات نہ ہیں۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے سال 2012 میں لاہور شہر کے رہائشی علاقوں میں موجود 7850 صنعتی یونٹوں کا سروے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ریسکیو 1122 ٹی ایم اے محکمہ تحفظ ماحول اور سول ڈیفنس کے ذریعے کروایا۔ اس سروے کے مطابق 267 صنعتی یونٹس ایسے تھے جن میں مختلف قسم کے حفاظتی انتظامات موجود نہ تھے اور کسی بھی حادثے کا باعث بن سکتے تھے۔ وزیراعلیٰ پنجاب سے منظور ہونے والی سمری کے مطابق مندرجہ بالا 267 فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کی ذمہ داری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ہے اور ضلعی حکومت لاہور نے ان صنعتی یونٹس کو بذریعہ ٹی ایم ایز شفٹنگ نوٹسز جاری کرنے کے علاوہ اخبارات میں اشتہار بھی شائع کر دیئے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول کو ملنے والے مینڈیٹ کے پیش نظر، ان فیکٹریوں کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997(ترمیم شدہ 2012)کی دفعہ 11 اور 16 کے تحت کارروائی جاری ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ایسے کسی کیمیکل یونٹ کو رہائشی علاقے میں کام کرنے کی اجازت نہ دی ہے جو ارد گرد رہنے والے رہائشیوں کے لئے نقصان کا باعث بن سکتا ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے سال 2012 میں لاہور شہر کے رہائشی علاقوں میں صنعتی یونٹوں کا سروے کیا۔ 2012 سے پہلے کب سروے ہوا تھا جس کے اندر کوئی list compile ہوئی تھی کہ یہاں پر لاہور میں کون کون سے Industrial Units ہیں جو اس وقت غیر محفوظ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہ تو چیک کروانا پڑے گا۔ انہوں نے 2012 کا پوچھا تھا وہ بتا دیا گیا اور 2012 سے پہلے کب سروے ہوا تھا اس کو میں چیک کروا لیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال لکھنے کا مقصد یہی تھا کہ اس کو ہم historically دیکھیں۔ میرا پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ 2012 سے پہلے کبھی کوئی سروے نہیں ہوا؟ یہاں محکمہ بیٹھا ہوا ہے I am sure وہ ان کو intimate کر سکے گا کہ 1947 سے لے کر 2012 کے درمیان کوئی سروے ہوا یا نہیں؟ یہ اگر clear کر دیں تو میں انتظار کر لیتا ہوں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اگر وہ نہیں بتا سکتے تو میرے خیال میں تو یہ معاملہ اتنا بڑا نہیں ہے۔ اگلی بات یہ ہے کہ اسی کے اندر آگے لکھا ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظور ہونے والی سمری کے مطابق 267 فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کی ذمہ داری سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی ہے اور انہوں نے notices بھجوا دیئے ہیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب سے سمری کی approval کی date کب کی ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا ٹی ایم اے یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کب بھجوائے؟ تیسرا سوال یہ ہے کہ 2012 سے 2014 تک دو سال ہو گئے ہیں ان دو سالوں کے اندر 267 فیکٹریوں میں سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے ایک کا جواب لیں پھر اس کے بعد آپ دوسرا سوال کریں یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ ایک تسلسل ہے میں دوبارہ سے سوال کرتا ہوں بڑا آسان سا سوال ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔ آپ اس طرح نہ الجھانے کی کوشش کریں اور وہ الجھتے بھی نہیں ہیں، آپ فکر نہ کریں، ایسی بات نہیں ہے۔ جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ سمری کب جاری ہوئی تھی؟ آپ نے کب چیف منسٹر صاحب کو بھیجی یا ادھر سے کب آئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! 20۔مارچ 2012 کو سمری بھیجی گئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سوال کا جواب آگیا ہے۔ اب اگلے سوال کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ٹی ایم اے کے notices کب جاری ہوئے، وہ تاریخ پوچھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ٹی ایم اے notices چیک کرنا پڑے گا۔ یہ سوال سے related نہیں ہے، انہیں fresh question کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ ٹی ایم اے نے notices تو دیئے ہیں۔ اب ان notices کے بارے میں پتا کر کے پھر بتانا پڑے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! ان کا اگلا سوال اسی محکمے سے متعلق تھا کہ یہ شفٹ ہوئی ہیں۔ یہ بھی انہوں نے پوچھا ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جی، یہ پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ ٹوٹل 267 چھوٹے چھوٹے کارخانے ہیں جو اس سروے میں آئے ہیں۔ اس میں سے تقریباً 58 نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹس وغیرہ خرید لئے ہوئے ہیں۔ وہاں سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں ایک کنال سے کم پلاٹ نہیں ملتا تو اس حوالے سے ان لوگوں کی یہ بھی grievances ہیں کہ ہم چھوٹے چھوٹے پانچ سے سات مرلے میں کام کرنے والے ہیں کیونکہ وہاں پر تو چھوٹی چھوٹی جوتے بنانے کی فیکٹریاں ہیں، کوئی بیکریاں ہیں اور اسی طرح کے چھوٹے printing press ہیں۔ بہرحال ابھی تقریباً 58 نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹس لے لئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! بیکری یا جوتے بنانے والی فیکٹری کیسے شفٹ ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ جوتے بنانے والی فیکٹری اور بیکری وہاں سے شفٹ ہو رہی ہیں لیکن یہاں پر کیمیکل کی بات ہو رہی ہے، اگر یہ محکمہ جوتے بنانے والی فیکٹریوں اور بیکریوں کو سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں شفٹ کر رہا ہے تو یہ کس طریق کار کے تحت یا کون سا criteria ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا ہے کہ ان کو شفٹ کر رہے ہیں بلکہ میں نے مثال دی ہے کہ وہاں پر اس قسم کی یہ چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں ہیں، اس قسم کی پرنٹنگ پریس بھی ہیں، بک بائنڈر بھی ہیں اور گتا packing والے بھی ہیں۔ اس طرح کے چھوٹے چھوٹے یونٹ ہیں، اس میں کیمیکل کی بات کی گئی ہے اب اگر جوتے کو جوڑنا ہے تو اس میں بھی صمد بونڈ یا کیمیکل استعمال ہوتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! صمد بونڈ فیکٹری مین فیروزپور روڈ پر ماڈل ٹاؤن پارک کے بالکل opposite آج بھی آپریشنل ہے اور میرا نہیں خیال کہ وہ شفٹ ہو رہی ہے۔ اگر اس کی بات ہی ہو رہی ہے اور میرا صرف سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہاں پر جواب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ یہ residentional areas ہیں اور walls city کا بھی اس کے اندر نام ہے۔ وہاں اتنی چھوٹی گلیاں ہیں کہ شاید وہاں موٹر سائیکل بھی نہیں جا سکتی۔ اگر یہ وہاں پر operate کر رہی ہیں تو یہاں سے جلد از جلد باہر جانی چاہئیں۔ دو سال ہو گئے ہیں ابھی تک میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایک فیکٹری بھی شفٹ ہوئی ہے اور اگر ہوئی ہے تو مجھے یہ by name بتا دیں؟ سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہر اس چیز کو شہر سے باہر نکالا جائے جو کہ عام عوام کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ایک کی نشاندہی کی ہے، کہیں وہ political matter تو نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! انہوں نے جس کی نشاندہی کی ہے میرے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں تو اس کو چیک کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسی پر ضمنی سوال کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی پر ہی ضمنی سوال کروں گا۔ ویسے تو یہ سوال بالکل ٹھیک ہے لیکن جواب بالکل شاہکار ہے۔ محکمے نے جز (الف) کے جواب میں پہلے یہ کہا ہے کہ لاہور کے رہائشی علاقوں

میں کیمیکل تیار کرنے والی فیکٹریاں موجود نہ ہیں اور جز(ب) میں ایک نیا سلسلہ از خود اپنے طور پر شروع کر دیا ہے "آ بیل مجھے مار" جب اوپر آپ نے لکھ دیا کہ کوئی فیکٹری نہیں ہے تو پھر جز(ب) میں جواب کیا دینا؟ بہر حال ان کی مرضی ہے یہ خود پھنسنا چاہتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز(الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ فیکٹریاں تو نہ ہیں لیکن 550 کے قریب کیمیکل سٹور ہیں، گودام اور دکانیں شہر کے کمرشل علاقوں میں کام کر رہے ہیں اور مارکیٹوں کا نام بھی لکھا ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ ان میں سے اکثر گوداموں اور دکانوں میں ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے مناسب اقدامات نہ ہیں محکمہ نے یہ admit کر لیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس جواب کو آئے ایک سال گزر گیا ہے۔ یہ ہیلتھ اور سیفٹی کے جو مناسب اقدامات نہیں تھے اس کی درستی کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! یہاں پر جو یہ چھوٹی چھوٹی فیکٹریاں اور گودام ہیں اس میں ہیلتھ اینڈ سیفٹی کا یہی نامناسب اقدام ہے کہ exit کے کوئی راستے نہیں ہیں۔ خدانخواستہ کوئی آگ لگ جائے یا اس طرح کی صورتحال ہو تو اس سلسلے میں ان کو ہدایات جاری کی گئی ہیں اور ان میں سے کافی کو چیک بھی کیا جاتا ہے اور ان ہدایات پر جو عمل نہیں کرتے ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ سمجھ رہے ہیں کہ جواب بالکل vague سا ہے۔ میں نے pin point پوچھا ہے کہ آپ نے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، ان کو کوئی لیٹر گیا ہے، ان کا کوئی چالان ہوا ہے یا کسی طرح آپ نے ان کو جو ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے مناسب measure لینے تھے کس طرح ان کو چیک کیا ہے؟ انہوں نے بیٹھے بٹھائے اس حوالے سے جواب دے دیا ہے لیکن اس کی کوئی تفصیل بتائیں؟

جناب سپیکر: چلیں! آپ تشریف رکھیں۔ ان کا جواب سنتے ہیں، کیا آتا ہے؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری موصوف! فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ان میں سے 131 یونٹس کو EPO جاری ہوئے ہیں جنہوں نے اس پر عملدرآمد نہیں کیا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو 267 صنعتی یونٹس کو باہر منتقل کرنے کے لئے آرڈر دے دیئے گئے تھے تو کیا یہ 267 صنعتی یونٹس شہر سے باہر منتقل ہو گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ اس بارے میں پہلے بھی بتا گئے ہیں۔ آپ نے اس بارے کچھ بتایا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول(جناب اکمل سیف چٹھہ):جناب سپیکر!اس بارے میں عرض کرچکا ہوں کہ 58 نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹس لے لئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں!بس ٹھیک ہے۔آپ نے اس کا پہلے جواب دے دیا ہے اب اس کو چھوڑ دیں۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔جی،اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!.On his behalf

جناب سپیکر: جی،سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!سوال نمبر 3835 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے چودھری اشرف علی انصاری کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: سپیشل ایجوکیشن کے زیر انتظام سکولز و کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*3835:چودھری اشرف علی انصاری:کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سپیشل ایجوکیشن کے زیر اہتمام کتنے سکولز،کالجز اور سنٹرز کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ہر ادارے میں کتنے کتنے سپیشل بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے،ہر ادارے کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) جس طرح نارمل بچوں کے لئے Universal Enrolment Scheme متعارف کرائی گئی ہے کیا سپیشل بچوں کے لئے بھی ایسی کوئی سکیم متعارف کرائی گئی ہے،معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن(جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیر اہتمام کل گیارہ تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتاجات کی تفصیل(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں کل خالی اسامیوں کی تعداد 45 ہے اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں واقع محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے گیارہ اداروں میں کل 1151 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے تفصیل ادارہ وار (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! سپیشل ایجوکیشن میں بھی نارمل بچوں کی طرح یونیورسل انرولمنٹ سکیم متعارف کروائی گئی ہے جس پر سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کے حکم پر کاپی (د) تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز (سپیشل ایجوکیشن) اور اداروں کے سربراہوں کو خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ رواں ماہ (مئی) میں ہر ادارہ میں 10 بچوں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہئے کاپی (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں سوال تھا کہ ادارے میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں تو ان کی جو تفصیل دی گئی ہے ایک تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے اور جواب میں کہا گیا ہے کہ 45 اسامیاں خالی ہیں تو کل کتنی اسامیاں ہیں جن میں 45 اسامیاں خالی ہیں؟ پہلے مجھے اس کا جواب دے دیں پھر میں دوسرا ضمنی سوال کروں گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس سوال میں خالی اسامیوں کا پوچھا گیا تھا اور وہ بتا دی گئی ہیں۔ اس میں ٹوٹل اسامیوں کا نہیں پوچھا گیا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال میں تو خالی اسامیاں پوچھی گئی ہیں۔ اب میں پوچھ رہی ہوں کہ کل اسامیاں کتنی ہیں؟ یہ تو میرا ضمنی سوال ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ اس کے لئے fresh question دے دیں تو ہم ان کو ٹوٹل اسامیوں کی تعداد بتا دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ محکمے کی کارکردگی دیکھ لیں کہ کم از کم محکمے کے جو لوگ بیٹھے ہیں ان کے پاس اس چیز کا جواب ہونا چاہئے اور وہی منسٹر صاحب کو جواب لکھ کر بھیج دیتے کہ کل کتنی اسامیاں ہیں لیکن محکمے کو کچھ نہیں پتا۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے اور جو تفصیل دی گئی ہے اس میں جو خالی

اسامیاں ہیں،ایک سکول Institute for the Blind Gujranwala میں کچھ اسامیوں میں ایک اسامی ایسی ہے جو 1994 سے خالی ہے تو کیا محکمہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کو پُر کیا جائے یا وہاں ضرورت نہیں ہے،اس کو ابھی تک کیوں خالی رکھا گیا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر!اسامی خالی ہونے کی وجوہات ہوتی ہیں،کافی عرصہ سے recruitment پر ban چلا آ رہا ہے،اس وجہ سے بعض posts fill نہیں ہو سکیں، یہی وجہ ہے کہ یہ اسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو فرما رہی ہیں 1994 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! 1988 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہی ہیں 1988 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ban کی وجہ سے recruitment نہیں ہو سکی ہو گی یا پھر اتنی ضروری پوسٹ نہیں ہو گی جس کی وجہ سے اسے fill نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: ضروری نہیں ہو گی تو بھی آپ کو وجہ بتانی پڑے گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں تو بتا رہا ہوں کہ اس کی main وجہ تو ban ہے،آپ کو بھی پتا ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے ban چلا آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ 1988 سے ban چلا آ رہا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس وقت سے تو ban نہیں ہے، اصل میں اس پوسٹ کا nomenclature بدل گیا ہے اور نئے nomenclature کے ساتھ اس کی بھرتی بھی ہو چکی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ وزیر موصوف کا کیا جواب ہے؟ مجھے وزیر موصوف اس بات کا جواب دے دیں کہ کیا 1988 سے 2014 تک اس محکمہ میں کبھی بھی ان اسامیوں پر سے ban نہیں اٹھا؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کبھی ban اٹھا ہے یا نہیں، کیا ابھی بھی ban ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! یہ مجھے کوئی specific post بتائیں، میں ان کو تفصیل دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کسی specific post کے متعلق پوچھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! specific post vocational teacher scale 11 جو 1994 سے خالی ہے، یہ اتنا misprint ہے کہ پڑھنا بھی مشکل ہو رہا ہے، اسی طرح ایک اور پوسٹ Arabic teacher کی ہے جو 1988 سے خالی پڑی ہوئی ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! Arabic teacher کا nomenclature change ہو کر mobility instructor ہو گیا ہے اور ان کی recruitment بھی ہو گئی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا؟

جناب سپیکر: میں آپ کی بات سن نہیں پایا، آپ کیا فرما رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ ووکیشنل ٹیچر کی پوسٹیں 1988 سے خالی پڑی ہوئی ہیں، اسی طرح عربی ٹیچرز کی پوسٹیں اور mobility instructors کی پوسٹیں 1994 سے خالی پڑی ہوئی ہیں، ابھی وزیر موصوف کہہ رہے تھے کوئی specifically بتا دیں اب تین اسامیوں کا میں پوچھ رہی ہوں ان کی تفصیل مجھے بتا دیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! ان کے nomenclature بدل دیئے گئے ہیں اور اب جو اس پوسٹ پر نئے ٹیچرز بھرتی ہو رہے ہیں وہ جونیئر اور سینئر ٹیچرز category wise بھرتی ہو رہے ہیں، یہ subject اب ان ٹیچرز کے ذریعے cover ہو رہے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا کہ 1988 سے لے کر آج تک ان پوسٹوں کی بھرتی پر ban اٹھا تھا یا نہیں، اگر ban اٹھا تھا تو پھر یہ پوسٹیں کیوں fill نہیں ہوئیں اور اگر ban نہیں اٹھا تو کیوں نہیں اٹھا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! اس سوال میں ban کی تفصیلات نہیں پوچھی گئی تھیں کہ کس عرصہ میں ban لگایا گیا تھا اور کس عرصہ میں ban lift کیا گیا تھا، محترمہ جو پوچھنا چاہ رہی ہیں اس کی میں پہلے ہی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان پوسٹوں کے اب nomenclature

change ہو گئے ہیں اور ان کو ہم نے جونیئر ٹیچرز، سینئر ٹیچرز میں merge کر دیا ہے، یہ شعبے ان ٹیچرز کے ذریعے cover ہو رہے ہیں، اس کے علاوہ ان کی بھرتی بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ہو رہی ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ کتنا اہم شعبہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے اس کا جواب تو دے دیا ہے، اس کا nomenclature change ہو گیا ہے، اب آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ بچے ہمارے لئے بڑے اہم ہیں، اگر محکمہ اس طرح سے کام کرے گا تو ان بچوں کا کیا بنے گا، 1988 سے پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں جس کا کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا جا رہا، میری اس سلسلے میں یہ گزارش ہوگی کہ اس مسئلے کو کمیٹی کے پاس refer کریں تاکہ اس معاملے کو اچھی طرح سے take up کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین انجینئر قمر الاسلام راجہ
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان پوسٹوں کا nomenclature change ہو چکا ہے، ان کو ہم نے جونیئر ٹیچرز اور سینئر ٹیچرز کی پوسٹوں میں merge کر دیا ہے اور ان کی بھرتی کا عمل بھی جاری ہے۔ اس وقت بھی ہم تقریباً پانچ سو پوسٹوں پر پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کرنے جا رہے ہیں۔ پوسٹوں کو خالی رکھنے یا بچوں کو ان کی تعلیم سے محروم رکھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو رہا۔ نئے nomenclature کے ساتھ جو بھرتیاں کر رہے ہیں ان کے تحت ان کو تعلیم بھی دی جائے گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب چیئرمین! پہلے ان کا اس بات کا جواب دینا تو بنتا ہے کہ 1988 سے یہ پوسٹیں خالی ہیں کیا یہ سپیشل بچے ہیں اس لئے ان پر توجہ نہیں دی جاتی یا محکمہ صرف اپنی تنخواہیں لیتا رہتا ہے کیونکہ یہ تو ایک ناانصافی والی بات ہے، محکمہ کو اس بات کا تو جواب دینا چاہئے، کوئی تو اس میں جواب دہ ہونا چاہئے کہ 1988 سے جو سیٹیں خالی چلی آ رہی ہیں ان پر کس طرح سے کام ہو رہا ہے، دو تین پوسٹوں کا تو وزیر موصوف نے مجھے کہا تھا کہ specifically بتائیں، اس کے علاوہ میرے پاس پوری ایک لسٹ موجود ہے۔ انہوں نے اپنے جواب میں خود تسلیم کیا ہے کہ 45 سیٹیں اس وقت خالی ہیں؟

جناب چیئرمین: وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کچھ پوسٹوں کا nomenclature change ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سیٹوں کی نوعیت change ہو گئی ہے، ظاہر ہے وہ سیٹیں تو پھر خالی ہی رہیں گی۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! ان کا نام اب جونیئر ٹیچرز اور سینئر ٹیچرز کر دیا گیا ہے، ان میں سے کچھ کی بھرتی ہو گئی ہے کچھ pipeline میں ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے وہ بھرتیاں ہو رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں اس پر ایک آخری ضمنی سوال کر لوں؟

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

میاں طاہر: جناب چیئرمین! ابھی ایوان میں یہ بتایا گیا ہے کہ 1988 سے لے کر 2014 تک پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں، میں پہلے بھی اس معزز ایوان میں یہ آواز اٹھا چکا ہوں کہ بہت ساری پوسٹیں پنجاب حکومت میں خالی پڑی ہوئی ہیں بلکہ عرصہ دراز سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا ضمنی سوال کریں؟

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان بچوں کا کیا قصور ہے جن کی آنکھیں 1988 سے تک رہی ہیں کہ کوئی ٹیچر آئے گا اور ہمیں پڑھائے گا۔ وزیر موصوف سوال کے جواب کو گول تو کئے جا رہے ہیں لیکن اس کے جواب کی طرف وہ نہیں آ رہے۔

جناب چیئرمین: اس کا جواب تو آ گیا ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! مجھے اس کا یہ جواب چاہئے کہ انہوں نے اگر ٹیچرز کی پوسٹوں کے نام تبدیل کئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! پبلک سروس کمیشن میں بھرتی کا عمل کب تک مکمل ہو جائے گا، ویسے اس میں ٹائم تو لگتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! ڈیپارٹمنٹ پبلک سروس کمیشن کو اپنی requisition بھیجتا ہے، پھر وہ rules کے مطابق add دیتے ہیں اور ان کا اپنا procedure ہوتا ہے۔ میں اس وقت آپ کو exact بتا دوں کہ 367 اساتذہ کی بھرتی کے لئے ہماری requisition

پبلک سروس کمیشن کو بھجوائی جا چکی ہے۔ تقریباً 150 اساتذہ کی requisition اگلے چند دنوں میں بھجوائی جا رہی ہے۔ کچھ اساتذہ اس سے پہلے بھرتی ہو کر آ بھی چکے ہیں باقی مزید process پبلک سروس کمیشن کی طرف سے ہونا باقی ہے۔

جناب چیئرمین: پبلک سروس کمیشن اس سلسلے میں تھوڑا ٹائم لیتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! پبلک سروس کمیشن قاعدے اور قانون کے مطابق بھرتی کرے گا۔ اس وقت پنجاب میں سپیشل بچوں کا ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں ہے کہ جہاں پر ٹیچر نہ ہو، ہر جگہ پر ٹیچرز موجود ہیں۔ بچوں کی enrolment کے مطابق ٹیچرز پورے ہیں اور ان کو اچھے طریقے سے تعلیم دی جا رہی ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: بس کافی ہو گیا ہے۔ اگلا سوال۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! خود محکمہ لکھ کر دے رہا ہے کہ اتنے عرصہ سے پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: اب تو وزیر موصوف نے یہ کہہ دیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! محکمہ نے تو لکھ کر دے دیا ہے کہ وہاں پر پوسٹیں خالی پڑی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے on the floor of the House یہ بھی کہہ دیا ہے کہ خالی پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہیں۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! گیارہویں سکیل کی پوسٹیں ہیں، یہ پبلک سروس کمیشن میں نہیں جائیں گی۔ یہاں ایوان میں جھوٹ کا پلندہ بیان کیا جا رہا ہے، میں پچھلے پندرہ منٹوں سے وزیر صاحب کے جوابات سن رہا ہوں، اگر گیارہویں سکیل کی کوئی بھی پوسٹ پبلک سروس کمیشن میں جاتی ہے تو میں اپنے ضمنی سوال کو withdraw کر لوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ وزیر موصوف!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! میں اس بات کی وضاحت بار بار کر چکا ہوں کہ وہ post جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں وہ fill ہو گئی ہیں، گیارہویں سکیل کی پوسٹ واقعی پبلک سروس کمیشن میں نہیں جاتی، ان کی یہ بات ٹھیک ہے۔ میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان کا nomenclature change ہو گیا ہے وہ اب جونیئر ٹیچر اور سینئر ٹیچر کہلاتے ہیں۔ جونیئر ٹیچر

گریڈ 16 کا ہوتا ہے اس کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کرتا ہے اور سینئر ٹیچر گریڈ 17 کا ہوتا ہے اس کی بھرتی بھی پبلک سروس کمیشن کرتا ہے۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اب clear ہو گیا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! اس ایک post کو پورے پنجاب کے ساتھ link کرنا کہ ایک post fill نہیں ہے تو پورے پنجاب کے سپیشل بچے تعلیم سے محروم ہیں، یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟

جناب چیئرمین: اب آپ کو مطمئن ہو جانا چاہئے کہ جب گریڈ ہی 16 ہو گیا ہے تو پھر پبلک سروس کمیشن میں ہی جائے گا۔

میاں طاہر: جناب چیئرمین! میں کہہ رہا ہوں کہ وزیر موصوف یہاں کھڑے ہو کر بتا دیں کہ جو specific post بتائی گئی ہے وہاں پر بھرتی کب تک کی جائے گی؟

جناب چیئرمین: وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے کہ انہوں نے پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا ہے اس کا تو process ہوتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1790 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: اب ہم اگلے سوال پر آ گئے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! سوال نمبر 3906 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سپیشل ایجوکیشن کے زیر انتظام سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*3906: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سپیشل ایجوکیشن کے زیر اہتمام کتنے سکولز، کالج اور سنٹرز کام کر رہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس وقت کس ادارے میں کتنی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) ہر ادارے میں کتنے کتنے سپیشل بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے ہر ادارے کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) جس طرح نارمل بچوں کے لئے یونیورسل انرولمنٹ سکیم متعارف کرائی گئی، کیا سپیشل بچوں کے لئے بھی ایسی کوئی سکیم متعارف کرائی گئی ہے، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ خصوصی تعلیم کے کل 18 تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں میں کل خالی اسامیوں کی تعداد 104 ہے اور یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم خصوصی بچوں کی موجودہ تعداد 2810 ہے اور یہ ادارے ان بچوں کو کہاں تک تعلیم دیتے ہیں ادارہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! سپیشل ایجوکیشن میں بھی نارمل بچوں کی طرح یونیورسل انرولمنٹ سکیم متعارف کروائی گئی ہے جس پر سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن کے حکم پر کاپی (د) تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز (سپیشل ایجوکیشن) اور اداروں کے سربراہوں کو خصوصی ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ رواں ماہ (مئی) میں ہر ادارہ میں بچوں کی تعداد میں دس بچوں کا اضافہ ہونا چاہئے کاپی (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! میں جز (ب) کے حوالے سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا 104 خالی اسامیاں fill کرنے کا ارادہ ہے۔ کیا اس کی کوئی deadline دے سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ٹیچر کیڈر کی 367 posts کی requisition پبلک سروس کمیشن کے پاس pending ہے اور ہم اگلے چند دنوں میں مزید 145 اسامیوں کی requisition کرنے جا رہے ہیں۔ باقی درجہ چہارم اور گریڈ 15 سے نیچے کی اسامیوں پر ban کی وجہ سے recruitment نہیں ہو پا

رہی۔ٹیچنگ سٹاف کی recruitment ڈیپارٹمنٹ directly خود نہیں کرتا بلکہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوتی ہے، امید ہے کہ اگلے چند دنوں میں وہاں سے ٹیچرز آ جائیں گے۔یہ ایک ongoing process ہے ہماری requisitions ان کے پاس جاتی رہتی ہیں اور وہاں سے جو بھی سفارشات آتی ہیں ہم اس کے مطابق کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اب تو نچلے درجے کی posts پر بھرتی کی پابندی اُٹھ گئی ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! ابھی تک پابندی نہیں اٹھی۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! وزیر موصوف کے محکمے سے متعلقہ جتنے بھی سوال آئے ہیں ان میں خالی اسامیوں کے متعلق تو اکثریہ دیکھا گیا ہے کہ میز پر رکھ دیئے گئے ہیں، میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔انہوں نے بڑے اچھے انداز سے اپنی جان چھڑوائی ہے۔اب اس سوال کے جز(ب) کے اندر ہے کہ ان اداروں میں کل خالی اسامیوں کی تعداد 104 ہے اور پھر یہ بتا رہے ہیں کہ ہم نے ان کی requisition پبلک سروس کمیشن میں پہنچا دی ہے۔پبلک سروس کمیشن میں جانے کا مقصد یہ ہے کہ ان اسامیوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور سپیشل سکولوں کے اندر بڑے اہم قسم کے اساتذہ کو لگایا جاتا ہے۔1988 سے لے کر اب تک بیس پچیس سال ہو گئے ہیں تو وہ بچے جنہیں اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم نہیں دی گئی۔اتنے سالوں سے ان بچوں کا جو حرج ہوا ہے اس کا جرم کس پر ڈالا جائے گا؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! ہم نے یہ جواب 30۔مئی کو اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھیجا تھا اس وقت خالی اسامیوں کی تعداد 104 تھی اب presently یہ تعداد صرف 76 ہے۔جیسے جیسے ٹیچرز آتے ہیں یا transfer through کرتے رہتے ہیں۔انہوں نے جو کہا کہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں وہ ہم نے نہیں بلکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا جو procedure ہے وہ اس کے تحت کر رہے ہیں۔کہیں پر بھی ایسے نہیں ہے کہ ٹیچرز کی کمی کی وجہ سے تعلیم کا حرج ہو رہا ہے۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ سپیشل ایجوکیشن کا کوئی بھی سنٹر سکول ایسا نہیں ہے جہاں پر ٹیچر نہ ہوں، ہر جگہ ٹیچرز ہیں، ہیڈز بھی ہیں اور پوری طرح سے تعلیم دی جا رہی ہے۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! اگر اساتذہ موجود ہیں تو پھر خالی اسامیوں کا ذکر کیوں ہے؟ ہر استاد سپیشل بچوں کو نہیں پڑھا سکتا۔

جناب چیئرمین: وہ تو ان کے اپنے سپیشل اساتذہ ہیں۔

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب چیئرمین! پھر انہوں نے جو اتنی دیر سے اسامیاں خالی رکھی ہوئی ہیں میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان بچوں کا جو تعلیم میں حرج ہوا ہے اس کا جرم کس پر ڈالا جائے؟

جناب چیئرمین: جس سوال کا جواب آگیا ہے اسے رہنے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح normal بچوں کے لئے Universal Enrolment Scheme متعارف کرائی گئی، کیا سپیشل بچوں کے لئے بھی کوئی ایسی سکیم متعارف کرائی گئی ہے تو معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ جن کا سوال ہے پہلے وہ ضمنی سوال کر لیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! جز (د) کے مطابق اب تک بچوں کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! جب میں نے اس وزارت کا چارج سنبھالا تھا تو بچوں کی کل تعداد تقریباً 23500 تھی اور presently یہ تعداد تقریباً 28200 ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! پلیز مجھے ضمنی سوال کرنے دیں۔ میں اب دوبارہ کھڑی ہوئی ہوں۔ میرا بہت اہم سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد سپیشل ایجوکیشن کے کچھ ادارے devolve ہوئے تو ان کے ملازمین کی اب تک merger کے حوالے سے کوئی پالیسی نہیں بنی لہذا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ملازمین کے merger کے حوالے سے پالیسی بنانے کا کب تک ارادہ ہے؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! اس پر کام ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی ان تمام کا سروس سٹرکچر اور سروس رولز complete کر لئے جائیں گے۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جناب چیئرمین! اس پر ابھی تک کیا working ہوئی ہے اور کب تک لانے کا ارادہ ہے؟ چونکہ ابھی تک تو وہاں پر کچھ بھی نہیں ہوا۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! محترمہ ایک نئی نوعیت کا سوال پوچھ رہی ہیں کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کے جو ادارے devolve ہو کر پنجاب گورنمنٹ کے پاس آئے ہیں۔ میں نے اس میں عرض کر دیا ہے کہ ان کے سروس سٹرکچر / سروس رولز کے حوالے سے working ہو رہی ہے۔ اگر یہ specific dates چاہتی ہیں تو پھر fresh question دے دیں تو ہم ان کو پوری تفصیل دے دیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! کافی سوال ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب چیئرمین! انہوں نے جز (ب) میں 104 خالی اسامیوں کا تذکرہ کیا ہے اور اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی۔ اس میں ایک سکول گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیفیکٹو ہیئرنگ ماڈل ہائی سکول برائے طالبات راج گڑھ لاہور ہے۔ اس میں سینئر اورل ماسٹر پندرہ سکیل کی ایک پوسٹ ہے اس سکول کے اندر اس کی چھ اسامیاں موجود ہیں اور 1996 سے یہ پوسٹیں خالی ہیں۔ اگر ان کی ضرورت نہیں ہے تو کیا محکمہ ان پوسٹوں کو ختم کرنے کا کوئی notification یا process شروع کرنے کے لئے تیار ہے؟ یعنی یہ پوسٹیں 1996 سے خالی ہیں۔ یہ اس حوالے سے قوم کے ساتھ کیا مذاق کرتے ہیں یہ اس کی وضاحت کریں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب چیئرمین! کوئی مذاق نہیں کر رہے۔ میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ ان کا nomenclature change ہو گیا ہے اب یہ JST اور SST ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کا جواب آ گیا ہے کہ اب یہ پوسٹیں پبلک سروس کمیشن کے پاس چلی گئی ہیں۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1825 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سمندری ڈرین کے باعث فضائی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*1825: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمندری ڈرین (فیصل آباد) کی وجہ سے فضائی آلودگی اور واٹر آلودگی پھیل رہی ہے ماحول پر اس کے کیا اثرات اس ڈرین کے ایریا میں پڑ رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے اس ڈرین کی فضائی اور واٹر آلودگی کو روکنے کے لئے کیا کیا اقدامات پچھلے پانچ سال میں اٹھائے ہیں ان کی تفصیلات بتائیں نیز ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ):

(الف) یہ درست ہے کہ سمندری ڈرین کی وجہ سے فضائی و آبی آلودگی پھیلتی ہے اس آلودگی کی وجہ سے ملحقہ قریبی علاقہ کے مکینوں کے علاوہ آبی مخلوق اور نباتات کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(ب) محکمہ ہذا سمندری ڈرین کی فضائی و آبی آلودگی کی بابت بیس عدد فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کر رہا ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے آٹھ فیکٹریوں کو پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت Environmental Protection Orders جاری ہو چکے ہیں (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ سات فیکٹریوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ بقیہ پانچ پر ابتدائی قانونی کارروائی مکمل کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ انہار، واسا اور ٹی ایم اے سمندری و تاندلیانوالہ کے خلاف بھی قانونی کارروائی کے نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں تاکہ نہ صرف اس ڈرین کو پختہ کیا جائے بلکہ غیر صاف شدہ پانی و کوڑا کرکٹ کا بھی تدارک کیا جا سکے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئر مین! اس سوال کے اندر ڈیپارٹمنٹ خود یہ چیز own کر رہا ہے کہ آلودگی پھیل رہی ہے۔ اس سوال کے اندر ڈیپارٹمنٹ خود یہ own کر رہا ہے کہ علاقہ مکینوں کی زندگی

اس وجہ سے خراب ہو رہی ہے اور آخر میں اس کا جواب دیکھیں تو اس میں انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اس کے لئے پختہ ہونا ضروری ہے۔ میرے خیال میں یہاں منسٹر صاحب تو موجود نہیں ہیں میں تو چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب یہاں خود ہوتے چونکہ وہ مجھے اس پر بارہا agreement دے چکے ہوئے ہیں۔ اس ڈرین پر اس اسمبلی سے قرارداد پاس ہو چکی ہوئی ہے لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اگر ان لوگوں نے صرف سوالات کی حد تک لکھ کر دینا ہے کہ ہاں یہ چیز ہونی چاہئے اور اسے ماننا بھی ہے لیکن کرنا نہیں ہے تو مجھے بتا سکتے ہیں کہ اسے پختہ کرنے کے لئے کیا steps لے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں چونکہ مجھے ان کی بات کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئرمین: انہوں نے پوچھا ہے کہ اس ڈرین کو پختہ کرنے کے لئے کیا steps لے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب چیئرمین! اس ڈرین کو پختہ کرنے کے حوالے سے میں فی الحال کچھ نہیں بتا سکتا لیکن یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ اس کے اُوپر Waste Water Treatment Plant لگانے کے لئے PC-II تیار کیا جا چکا ہے۔ اس کا تخمینہ 53.3 ملین روپے لگایا گیا ہے اور ایک فرنچ کمپنی کے ساتھ مل کر اس پراجیکٹ کو مکمل کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس ڈرین پر Waste Water Treatment Plant لگا دیا جائے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئرمین! شاید پارلیمانی سیکرٹری کو اس چیز کا علم نہیں ہے کہ ابتدائی طور پر جو پراجیکٹ تیار کیا گیا وہ بلین روپے میں تھا اور وہ ملین روپے میں نہیں تھا۔ میرے خیال میں اس ایوان کو [****************] گمراہ نہ کریں۔ میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کا صحیح جواب دیں۔

جناب چیئرمین: یہ الفاظ [*****] مناسب نہیں ہیں۔ ان کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ اس پراجیکٹ کا جو PC-II تیار ہوا اس کی brief report میرے پاس ہے اور اگر معزز ممبر چاہیں تو میں ان کو دکھا سکتا ہوں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین: احسن ریاض فتیانہ صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پاس brief report میں اس کے صحیح figures موجود ہیں آپ وہ دیکھ لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب چیئرمین! تحریری جواب کے ساتھ مجھے جو Annex دیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 2013 سے لے کر اب تک فلاں فلاں EPO جاری کئے گئے۔ کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ پچھلے ڈیڑھ یا دو سال کے عرصے میں جو EPO جاری ہوئے تھے ان پر کیا عملدرآمد ہوا، محکمہ نے اب تک ان پر کیا کارروائی کی ہے اور اس وقت ان cases کا status کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ 162 فیکٹریوں کو EPO جاری ہوئے تھے اور 119 فیکٹریوں کے خلاف حکم نامہ کی تعمیل نہ کرنے پر کارروائی مکمل کی گئی ہے جبکہ 44 فیکٹریوں کے خلاف کارروائی جاری ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے کہ اب تک کیا کارروائی مکمل کی گئی ہے اور دوسرا EPO جاری کرنے کے بعد کیا procedure ہوتا ہے؟ اس EPO کا مطلب کیا ہے، یہ کیوں جاری کیا جاتا ہے اور اس کا result کیا ہوتا ہے؟

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: احسن ریاض فتیانہ صاحب! جلدی کریں کیونکہ وقفہ سوالات ختم ہونے والا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے بڑا simple سوال پوچھا ہے کہ EPO کس لئے جاری کئے جاتے ہیں، ان پر کیا عملدرآمد ہوتا ہے، 2013 کے شروع میں جن لوگوں کو EPO جاری ہوئے تھے ان پر اب تک کیا عمل درآمد ہوا ہے اور اس وقت ان کا status کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ EPO میں ان کو ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ ماحول کی بہتری کے لئے اقدامات اُٹھائے جائیں۔ اگر وہ ان ہدایات پر عملدرآمد نہیں کرتے تو پھر یہ cases ٹربیونل کو بھجوا دیئے جاتے ہیں۔ ٹربیونل میں ان کو جرمانے کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تحفظ ماحول (جناب اکمل سیف چٹھہ): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2130: میاں طاہر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کتنے انسپکٹر کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز ان کو کون کون سا ایریا دیا گیا ہے؟

(ب) ان ملازمین نے اس ضلع میں فضائی آلودگی کے خاتمے کے لئے کن کن اداروں، فیکٹریوں اور گاڑیوں کے کتنے چالان کئے، تفصیل یکم جنوری 2012 سے آج تک کی فراہم کی جائے؟

(ج) ان چالانوں سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی؟

(د) اس وقت کتنے چالان کس کس عدالت میں زیر سماعت ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد کے دفتر میں کل منظور شدہ سات اسامیاں ہیں جبکہ ان اسامیوں پر سات ہی انسپکٹر کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ، گریڈ اور متعلقہ ایریا کی تفصیل (Annex-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

(ا) ضلع فیصل آباد سے یکم جنوری 2012 سے لے کر 31-اکتوبر 2013 تک کل 307 عدد فیکٹریوں اور کارخانوں کی رپورٹ ادارہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کو ارسال کی گئی۔ (Annex-2 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) اور ان میں سے 234 عدد یونٹ کو ماحولیاتی

تحفظ کا حکم نامہ (EPO) جاری کر دیا گیا ہے۔ (Annex-3&4 ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں)۔

(ii) ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ساتھ مشترکہ طور پر محکمہ تحفظ ماحول کے انسپکٹرز نے 1464 عدد چالان کئے۔

(ج) ان چالانوں سے حکومت کو -/286010 روپے آمدن ہوئی۔

(د) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے مختلف کارخانوں، فیکٹریوں اور عوامی شکایات پر 389 کیسز بعدالت سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ اور بعدالت سینئر سول جج/انوائرمینٹل مجسٹریٹ کو ارسال کئے گئے جن میں سے 120 عدد کیسز پر عدالت نے کارروائی کرتے ہوئے -/4,10,000 مبلغ چار لاکھ دس ہزار روپے جرمانہ عائد کیا جبکہ باقی 269 عدد کیسز زیر سماعت ہیں۔

ضلع بہاولپور: تحصیل احمد پور شرقیہ میں سپیشل ایجوکیشن سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2226: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل احمد پور شرقیہ میں کتنے سپیشل ایجوکیشن سنٹرز موجود ہیں، ان میں بچوں کی تعداد کلاس وار اور ان میں ٹیچرز کی تفصیل سنٹر وار بھی فراہم کریں؟

(ب) کیا ان بچوں کی تفریح کے لئے شہر احمد پور شرقیہ میں کوئی پارک موجود ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) تحصیل احمد پور شرقیہ میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن کے زیر انتظام ایک ہی ادارہ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر کام کر رہا ہے جو کہ چار طرز کی معذوری کے حامل 115 طلباء و طالبات کو مڈل تک مفت تعلیمی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ اس سنٹر میں ٹیچرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 12 ہے جس میں سے 10 اسامیاں خالی ہیں اور محکمہ ان دس اسامیوں کو جلد پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ مذکورہ سنٹر میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کلاس وار اور ٹیچرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپیشل بچوں کی تفریح کے لئے شہر احمد پور شرقیہ میں کوئی خاص پارک موجود نہ ہے۔البتہ احمد پور شرقیہ میں عام لوگوں کی تفریح کے لئے پارک موجود ہے جس میں سپیشل بچے اپنے والدین، اساتذہ اور سکول سٹاف کے ہمراہ اس سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔مزید برآں پنجاب حکومت کی پالیسی کے مطابق سپیشل بچوں کی تفریح کے لئے ڈویژنل سطح پر بہاولپور شہر میں یونیورسٹی چوک کے قریب محکمہ خصوصی تعلیم کی جانب سے پارک بنایا جا رہا ہے جو disability friendly ہوگا۔ جس میں ان بچوں کو معذوری کے لحاظ سے سہولیات میسر ہوں گی اور ان بچوں کی رسائی ممکن ہوگی جس میں تمام سکول بشمول سپیشل ایجوکیشن سنٹر احمد پور شرقیہ اور دوسرے سپیشل بچوں کے لئے تفریح اور کھیلوں کی سہولت میسر ہوگی۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2131: میاں طاہر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے جو ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس ضلع کا فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے اور کن کن علاقوں میں مقررہ لیول سے زیادہ ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ تحفظ ماحول کے دو دفاتر موجود ہیں۔ایک دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول کا ہے جو کہ ہلال احمر چوک نزد ہزارہ ہوٹل کینال کالونی فیصل آباد میں واقع ہے جبکہ دوسرا دفتر تحفظ ماحول لیبارٹری کا ہے جو کہ C-524، گلی نمبر 36 امین ٹاؤن میں واقع ہے۔

(ب) ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 29 ہے جن کی تفصیل (Annex-01) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ تحفظ ماحول لیبارٹری کے ڈپٹی ڈائریکٹر لیب کا اضافی چارج ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد کے پاس ہے۔اس کے ساتھ

ایک ریسرچ آفیسر (محمد احمد اکرم)، ایک انسپکٹر (محمد اکرم) ایک جونیئر کلرک (محمد کاشف) اور ایک چوکیدار (محمد طارق محمود) کام کر رہے ہیں۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

(د) فیصل آباد کے شہری علاقوں میں اہم گیسیں مثلاً سلفر ڈائی آکسائیڈ، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور اوزون کی مقدار National Environmental Quality Standards سے تجاوز نہ ہے تاہم کمرشل علاقوں و مصروف شاہراہوں پر سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ اور گردوغبار کی مقدار National Environmental Quality Standards سے زیادہ پائی گئی ہے۔ اس کی وجہ قدرتی موسمیاتی عوامل، گاڑیوں و فیکٹریوں کا دھواں اور سڑکوں کے divider اور کناروں پر مٹی کی موجودگی و کچا ہونا ہے۔

ساہیوال: سپیشل ایجوکیشن کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*4305: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے تحت کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں، ان میں کتنے بچے کلاس وار زیر تعلیم ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ان اداروں کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

وزیر سپیشل ایجوکیشن (جناب آصف سعید منیس):

(الف) ضلع ساہیوال میں سپیشل ایجوکیشن کے تحت پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جن کے نام اور پتاجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول آف سپیشل ایجوکیشن برائے متاثرہ سماعت، فرید ٹاؤن، ساہیوال
2۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار دی سلولرنرز، شادمان ٹاؤن، ساہیوال
3۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ فار بلائینڈ، Y بلاک طارق بن زیاد کالونی، ساہیوال
4۔ گورنمنٹ الساہی سپیشل ایجوکیشن سنٹر (ذہنی معذور)، Y بلاک طارق بن زیاد کالونی، ساہیوال
5۔ گورنمنٹ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، علی ٹاؤن چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

مذکورہ اداروں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کلاس وار (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کو مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران فراہم کی گئی رقوم کی تفصیل ادارہ وار (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں missing facilities کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 میں ماحول میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی تفصیلات

*1830: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں ماحول میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کو کتنی دفعہ وارننگ جاری کی گئی؟

(ب) حکومت کی جانب سے ان 144 فیکٹریوں کو کس نے اور کب این او سی جاری کئے؟

(ج) یہ 144 فیکٹریوں کو ماحول کو گندا کرنے سے باز رکھنے میں حکومت کون کون سے سخت اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) پی پی۔58 فیصل آباد سے گزرنے والے پانی کی لیب رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں 18 عدد فیکٹریاں ایک شوگر مل، آٹھ عدد کاٹن ویسٹ فیکٹریاں، دو عدد آئل مل، دو عدد ماربل فیکٹریاں اور پانچ عدد برف کے کارخانے تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی اور 17 عدد بھٹہ خشت چل رہے ہیں تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سب کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد ضروری کوائف مرتب کر رہا ہے۔

(ب) صرف ایک تاندلیانوالہ شوگر مل کو 2009 میں ڈائریکٹر جنرل محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے این او سی جاری کیا۔

(ج) پی پی۔58 فیصل آباد میں 18 عدد فیکٹریاں اور 17 عدد بھٹہ خشت چل رہے ہیں۔ ان سب کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی آفیسر تحفظ ماحول فیصل آباد ضروری کوائف مرتب کر رہا ہے۔ تاندلیانوالہ شوگر مل کے خلاف پہلے ہی ضروری ہدایات جاری ہو چکی ہیں۔ ضلعی آفیسر ماحول کو مانیٹرنگ کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کرشنگ سیزن شروع ہونے کے بعد ضلعی آفیسر کی رپورٹ موصول ہوتے ہی مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(د) پی پی-58 سے سمندری ڈرین میں سے گزرنے والے گندے پانی کے 29 عدد نمونہ جات کی لیب رپورٹس کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کو فراہم کیا گیا بجٹ و دیگر تفصیلات

*2099: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ کو فیصل آباد میں مالی سال 13-2012 کے لئے کل کتنی گرانٹ فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ شہر میں محکمہ ہذا نے کتنی گرانٹ فضائی آلودگی کے خاتمہ پر خرچ کی ہے؟

(ج) فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئے، ان کے نام اور تخمینہ لاگت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کو سال 13-2012 کے دوران ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں 1,03,50,796/- روپے اور دیگر دفتری اخراجات کی مد میں -/13,95,151 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا کو فضائی آلودگی کے خاتمہ کے لئے کوئی گرانٹ نہ دی گئی ہے، کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار ریگولیٹری ہے یعنی تحفظ ماحول ایکٹ 1997 پر عملدرآمد کروانا ہے اور آبی و فضائی آلودگی کے تدارک کے لئے فنڈز متعلقہ محکموں کو جاری کئے جاتے ہیں۔

(ج) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: فیکٹریوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے نوٹس و دیگر تفصیلات

*2100: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں 12-2011 کے دوران ماحول میں آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں / کارخانوں کے کتنے چالان کئے گئے؟

(ب) محکمہ نے مذکورہ فیکٹریوں / کارخانوں کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کوئی نوٹس وغیرہ جاری کئے اگر نہیں، تو جاری کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے 12-2011 کے دوران 53 فیکٹریوں/کارخانوں کے خلاف سروے رپورٹس ادارہ تحفظ ماحول پنجاب، لاہور کو ارسال کی تھیں (Annex-1) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جبکہ مذکورہ عرصہ کے دوران ان فیکٹریوں/کارخانوں کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت تحفظ ماحول تحفظ کے حکم نامے (EPOs) جاری کر دیئے گئے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے یکم جنوری 2012 سے لے کر 31۔اکتوبر 2013 تک کل 307 عدد فیکٹریوں اور کارخانوں کی رپورٹ ادارہ تحفظ ماحول پنجاب لاہور کو ارسال کیں (Annex-2) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے اور ان میں سے 234 عدد یونٹ کو ماحولیاتی تحفظ کا حکم نامہ (EPO) جاری کر دیا گیا ہے (Annex-3&4) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع پاکپتن: پاکپتن شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے چالان و دیگر تفصیلات

*2198: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پاکپتن شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کا چالان کرنے کے لئے محکمہ کا کتنا عملہ تعینات ہے؟

(ب) یکم جنوری 2011 سے اب تک محکمہ کے عملہ نے ایسی کتنی گاڑیوں کے چالان کئے ہیں اور ان سے کتنی رقم وصول کی اور کتنی گورنمنٹ کے خزانہ میں جمع ہوئی، سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ کے جو افسران و ملازمین پاکپتن میں تعینات ہیں ان کے زیر استعمال گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی تعداد کتنی ہے نیز ان پر مذکورہ عرصہ کے دوران کتنا خرچہ آیا ہے تفصیل کے ساتھ بتایا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع پاکپتن کے دفتر میں منظور شدہ ملازمین کی کل تعداد 10 ہے۔ جن میں سے ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایک انسپکٹر اور ایک فیلڈ اسسٹنٹ بطور خاص ہفتہ میں تین دن ٹریفک عملہ کے ساتھ ضلع میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف شیڈول کے مطابق کارروائی کرتے ہیں جن کی تفصیل Annex-1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یکم جنوری 2011 سے تاحال محکمہ ٹریفک پولیس کے تعاون سے دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ سال 2011 میں 295 گاڑیاں چیک کی گئی، 182 چالان کئے گئے اور 28000 جرمانہ کیا گیا سال 2012 میں 1162 گاڑیاں چیک کی گئی، 727 چالان کئے گئے اور 261500 جرمانہ کیا گیا، سال 2013 میں 1381 گاڑیاں چیک کی گئی، 337 چالان کئے گئے اور 138050 جرمانہ کیا گیا۔ کارروائی کی تفصیل Annex-ii ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ کے جو افسران و ملازمین ضلع پاکپتن میں تعینات ہیں ان کے زیر استعمال ایک Suzuki Liana اور دو موٹر سائیکل ہیں۔ ان کے اخراجات کی تفصیل Annex-iii ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور اور بہاولپور کے شہروں میں فضائی آلودگی کی شرح و دیگر تفصیلات

*2447: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور اور بہاولپور کے شہروں میں فضائی آلودگی کا کیا لیول ہے کس کس علاقہ میں گرد و غبار اور فضائی آلودگی کی شرح بہت زیادہ ہے جدید آلات کے ساتھ ان شہروں کے مختلف مقامات کا سروے کب کیا گیا اور سروے کے کیا نتائج تھے؟

(ب) لاہور شہر میں صفائی کے انتہائی ناقص انتظامات کی وجہ سے فضائی آلودگی کے بڑھ جانے کو کنٹرول کرنے کے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) کیا کبھی محکمہ نے سنتوکتلہ ڈرین لاہور سے ملحقہ ٹاؤن شپ اور گرین ٹاؤن کے علاقوں کی فضائی آلودگی کو چیک کیا ہے، اگر نہیں تو وجوہات اور اگر جواب ہاں میں ہے تو اس ڈرین کے

Adverse Environmental Effect کے کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) لاہور شہر کی فضائی آلودگی چیک کرنے کے لئے آخری سروے 24۔ستمبر تا 10۔اکتوبر 2013 میں کیا گیا ہے۔ سروے کے مطابق فضا میں موجود اہم گیس یعنی کاربن مونو آکسائیڈ (CO) اور نائٹروجن آکسائیڈز (NOx) کا لیول رہائشی اور دیہاتی علاقوں میں مقررہ ماحولیاتی معیار کے اندر پایا گیا ہے۔ اوزون (O3) کا لیول دیہاتی علاقوں میں اور گردوغبار کا لیول تمام علاقوں میں مقرر کردہ معیار ماحولیاتی معیار سے زیادہ پایا گیا ہے۔ بہاولپور شہر کا سروے حال ہی میں یعنی جنوری 2014 میں کیا گیا ہے۔ اس سروے کے مطابق گردوغبار کا لیول رہائشی علاقوں میں مقررہ کردہ معیار کے اندر پایا گیا ہے جبکہ اس کا لیول کمرشل اور صنعتی علاقوں میں مقرر کردہ معیار سے زیادہ ہے لاہور اور بہاولپور شہروں کی لیبارٹری رپورٹ کی تفصیل Annex-A اور تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) لاہور شہر میں فضائی آلودگی کا سبب گاڑیاں، ٹو سٹروک موٹر سائیکل رکشے اور سٹیل ملز ہیں۔ حکومتی اقدامات کے نتیجے میں ٹریفک کے نظام میں بہت بہتری آئی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں روانی کا عمل تیز ہوا ہے ٹریفک کی روانی میں بہتری لانے کے لئے بہت سارے حکومتی منصوبے مثلاً رنگ روڈ، ملتان روڈ، یتیم خانہ چوک، آزادی چوک، میٹرو بس سروس، فیروزپور روڈ اور کینال روڈ انڈر پاسز مکمل ہو چکے ہیں۔ کچھ منصوبے فی الحال زیر تکمیل ہیں جن میں جنرل بس سٹینڈ اور مینار پاکستان چوک کی ٹریفک بہتری کا منصوبہ شامل ہیں۔ سٹیل ملیں، سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے متبادل ایندھن استعمال کرتی ہیں جن میں لکڑی، پاؤڈر کوئلہ، ٹائر، کاربن پاؤڈر، ویسٹ پلاسٹک وغیرہ شامل ہیں مندرجہ بالا چیزیں بطور ایندھن استعمال کرنے سے شہر کے شمالی علاقوں میں فضائی آلودگی کے مسائل پیدا ہوئے۔ محکمہ تحفظ ماحول لاہور نے کارروائی کرتے ہوئے، ٹائر جلانے والی 28 فیکٹریوں کو اور کاربن پاؤڈر استعمال کرنے والی 98 ملوں کو سیل کیا۔ وہ ملیں جو پاؤڈر کوئلہ استعمال کر رہی تھیں اور ان کے پاس آلودگی کنٹرول کرنے کے انتظامات نہ تھے، ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کے نتیجے میں 85 ملوں نے فضائی آلودگی کنٹرول والے آلات نصب کر لئے ہیں اور

35 ملیں آلات لگانے کے آخری مراحل میں ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول نے سٹی پولیس کے تعاون سے سال 2012 میں 4403 اور 2013 میں 5914 دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی۔ مندرجہ بالا حکومتی اقدامات کے نتیجے میں لاہور شہر میں فضائی آلودگی کے مسائل میں کمی ہوئی ہے۔

(ج) ستوکتلہ ڈرین لاہور سے ملحقہ علاقہ ٹاؤن شپ میں فضائی آلودگی کو چیک کرنے کے لئے حال ہی میں سروے کیا گیا ہے۔ سروے کے دوران یہ چیز سامنے آئی ہے کہ اس علاقہ میں اوزون اور گردوغبار کا لیول National Environmental Quality Standard سے زیادہ ہے۔ ستوکتلہ ڈرین کو حال ہی میں پختہ کیا گیا ہے۔ اس سے پانی کے بہاؤ میں بہتری آئے گی اور نتیجتاً بدبو میں کمی واقع ہوگی۔

ضلع قصور: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2843: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم وصول ہوئی، تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں ٹینریز سے جو فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پائی جاتی ہے، اس کی روک تھام کے لئے ان دو سالوں کے دوران جو منصوبہ جات شروع کئے گئے، ان کی تفصیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع میں ٹینریز کے استعمال شدہ پانی کو ٹھکانے لگانے کے لئے ایک منصوبہ شروع کیا گیا تھا وہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اور اس کی اب پوزیشن کیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلعی آفیسر ماحول کا دفتر قصور شہر میں واقع ہے جبکہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول کا دفتر پھولنگر میں واقع ہے ضلعی آفس قصور شہر میں 12 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ ڈپٹی

ڈسٹرکٹ آفس پھولنگر میں 9 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ضلع قصور کو سال 12-2011 کے دوران -/62,12,000 روپے جبکہ سال 13-2012 کے دوران -/68,40,000 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔

(ج) گزشتہ دو سالوں میں واحد منصوبہ UNIDO کے مالی تعاون سے Fat Extraction Unit قائم کیا گیا جس کا تخمینہ 160 ملین روپے ہے۔

(د) حکومت نے UNIDO، UNDP اور وفاقی حکومت کے تعاون سے 2001 میں 424 ملین روپے کی خطیر رقم سے ٹیزیوں کے زہریلے پانی کو صاف کرنے کے لئے پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا گیا تھا لیکن اس وقت پانی کا اخراج ٹریٹمنٹ پلانٹ کی capacity سے زیادہ ہے۔ اس کی گنجائش کو ضرورت کے مطابق بڑھانے اور استعداد کو مزید بہتر بنانے کے لئے سیکنڈری ٹریٹمنٹ پلانٹ کی تنصیب کی سفارش کی جاتی ہے تاکہ پانی مکمل معالجہ کے بعد اخراج کیا جائے۔ مزید برآں ڈی سی او قصور و Managing Director KTWMA کو موجودہ Treatment Plant کی Capacity Enhancement اور Secondary treatment plant لگانے کے لئے لیٹر نمبر SO(T)EPD1-3/2005(Vol-III) مورخہ 03.04.2013 اور نمبر SO(T)EPD1-3/2005(Vol-III) مورخہ 08.07.2013 کے تحت اقدامات کا کہہ دیا گیا ہے۔

صوبہ بھر میں پولی تھین بیگ کی تیاری و استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*4435: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پلاسٹک بیگ کے بے دریغ استعمال سے عوام الناس مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوام الناس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پولی تھین بیگ کی تیاری اور استعمال پر پابندی عائد کی جائے لیکن ابھی تک پولی تھین بیگ کی تیاری جاری ہے؟

(ج) کیا حکومت اس انتہائی اہم اور صحت عامہ سے متعلق سنگین مسئلے کے حل کے لئے فوری اقدامات کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ماحولیات پنجاب کے نوٹس میں ایسی کوئی شکایت یا شہادت نہیں آئی جس سے یہ قطعی علم ہو کہ صوبہ بھر میں پلاسٹک بیگ کے بے دریغ استعمال سے عوام الناس کا مختلف بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے تاہم یہ درست ہے کہ پلاسٹک بیگ استعمال کے بعد جب پھینک دیئے جاتے ہیں تو استعمال شدہ شاپنگ بیگز solid waste میں شامل ہو کر یا سیور سسٹم میں گر کر اس کی بندش کا سبب بنتے ہیں جس سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

(ب) عوام الناس نے پولی تھین بیگ کی تیاری اور استعمال پر پابندی کا کوئی باضابطہ مطالبہ نہ کیا ہے تاہم حکومت پنجاب نے پولی تھین شاپنگ بیگز کے بننے، فروخت اور اس کے استعمال کو regulate کرنے کے لئے 2002 میں پنجاب پولی تھین بیگ آرڈیننس اور 2004 میں اس کے رولز بنائے تھے جن کے تحت کالے شاپنگ بیگز پر مکمل طور پر پابندی اور دیگر شاپنگ بیگز کے لئے 15 مائیکرون سے زیادہ thickness ہونا ضروری قرار دی گئی۔ محکمہ تحفظ ماحول صوبہ بھر میں اپنے ضلعی سٹاف کے ذریعے پولی تھین بیگ آرڈیننس 2002 اور رولز 2004 پر عملدرآمد کروا رہا ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جارہی ہے محکمہ تحفظ ماحول نے سال 2008 تا اپریل 2014 تک 8237 کالے اور غیر معیاری شاپنگ بیگز بنانے، فروخت کرنے اور استعمال کرنے والوں کے خلاف مذکورہ بالا قوانین کے تحت کارروائی کی اور 2795600 روپے جرمانہ عائد کیا مزید برآں محکمہ تحفظ ماحول نے موجودہ قانون کو مؤثر بنانے کے لئے ترامیم وضع کی ہیں جس میں شاپنگ بیگ کا وزن کم از کم 15 مائیکرون سے بڑھا کر 30 مائیکرون کر دیا جائے گا اور سزا تین ماہ سے بڑھا کر چھ ماہ جبکہ جرمانہ 50 ہزار سے بڑھا کر -/3,50,000 روپے تجویز کیا گیا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کا پولی تھین شاپنگ بیگز پر یکمشت پابندی لگانے کا فوری ارادہ نہ ہے۔ کیونکہ مختلف اشیاء کی ترسیل کرنے کے لئے فی الوقت کوئی اور مناسب متبادل سستا انتظام نہ ہے مزید یہ کہ صوبہ بھر میں شاپنگ بیگ بنانے والی انڈسٹری سے بہت سے لوگوں کا روزگار وابستہ ہے جن کی بے روزگاری کا معاملہ بھی زیر غور لانا ضروری ہے۔ تاہم عوام الناس کو بھی

چاہئے کہ وہ شاپنگ بیگ میں کھانے پینے والی اشیاء(Food items) نہ ڈالیں تاکہ صحت عامہ کے مسائل پیدا نہ ہوں۔

جناب سپیکر: اذان ہو چکی ہے۔اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 47 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (تیسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 کے بارے مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ۔ جناب سپیکر!

"The Punjab Local Government (third Amendment) Bill 2014 Bill No. 34 of 2014

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

امریکہ کی جانب سے پاکستان کے مقتدر عالم دین پروفیسر حافظ محمد سعید کے سر کی قیمت مقرر کرنے پر امریکی سفیر کو طلب کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر امریکہ نے ہمارے ملک کے ایک مقتدر عالم دین پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب جو کہ بہت ویلفیئر کا کام کرتے ہیں ان کے سر کی قیمت 10 ملین ڈالر کے قریب مقرر کی ہے۔ آج کے اخبارات میں جلی سرخیوں سے خبر لگی ہوئی ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ طاقت کے زعم میں اس طرح کی حرکات امریکہ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی سنگین معاملہ ہے اور ہمیں کسی بھی طرح قابل قبول نہیں ہے کہ امریکہ ہمارے عالم دین کے خلاف اس کے سر کی قیمت مقرر کر کے مشتہر کرتا پھرے۔ اس کے نتیجے میں امت مسلمہ کے اندر ایک reaction develop ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی غلط ہے جس پر میں احتجاج کرتا ہوں اور آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ فیڈرل گورنمنٹ کے level پر اس کو take up کریں۔ اس چیز کے اوپر امریکہ سے شدید ترین الفاظ میں احتجاج کیا جائے کہ انہوں نے جو مشتہر کر کے پروفیسر حافظ سعید صاحب کے سر کی قیمت 10 ملین ڈالر مقرر کی ہے ہم پاکستانی قوم اور پوری ملت اسلامیہ اس پر احتجاج کرتی ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کو ہمارا یہ احتجاج بھی پہنچائے، وہاں دفتر خارجہ میں امریکہ کے سفیر کو طلب کیا جائے، ان سے احتجاج کیا جائے اور انہیں کہا جائے کہ وہ اس طرح کی حرکتیں نہ کریں کیونکہ پاکستان کے اندرونی معاملات کے اندر یہ صریحاً مداخلت ہے۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! آپ جواب دیں گے، لاء منسٹر صاحب دیں گے یا پھر اس پر ٹائم لیں گے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے بھی اخبار میں پڑھا ہے لیکن ابھی تک پنجاب حکومت کو official intimation نہیں آئی۔ اگر official intimation آتی ہے تو جیسے ہمارے معزز ممبر نے بات کی ہے certainly اس سے پہلے بھی امریکہ سے protest ہوئے ہیں تو ہم اس کو بھی protest میں شامل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

SARDAR MUHAMMAD JAMAL KHAN LEGHARI: Mr Speaker! Point of order because issue is very important.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

صوبہ میں اسلحہ لائسنس پر پابندی ختم کرنے کا مطالبہ

SARDAR MUHAMMAD JAMAL KHAN LEGHARI: Mr Speaker! I am grateful. The issue relates to the fact that Punjab has been boasting that it Heads all the four provinces as for as the law and order situation is concerned. I have spoken numerous times in my national language which is Urdu in the presence of the Law Minister. The Home Department charge was with him, I am talking about honourable Mr Rana Sana Ullah Sahib. Punjab is the only province right now in Pakistan that is breaching Article 25 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Constitution of Pakistan stipulates that every citizen has the basic right to arm himself for the protection of his life, his family and property. Over the last one and half years, this right has been suspended by the Punjab Government. All the other three provinces are exercising this right after necessary verifications by the concerned SHO of the police station. I would like, the House also to kindly after the resolution that has passed and this point of order the honourable Minister to please take the policy because right now our children are threatened. What happened in Peshawar? Actually the death toll is more than three hundred. The army credible sources have verified and a lot of the school children were slaughtered. My ten year old daughter, I taught her how to shoot when she was nine and half. She with care in her eyes came to her mother meaning my wife and said that I am not going to school after the winter vacations. My wife asks her, why would you not go, your father has taught you how to shoot. She said, mummy I can't take a hand gun to my school. So in this situation I implore to you that kindly please gets the necessary permission after the requisite verification as every citizen of

Punjab has the right to get a legal documented license to bear arms. Very kind Sir!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس پوری armory ہوگی اور ان کو weapons کی problem نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ان کے پاس ماشاء اللہ کافی collection ہے۔ لاء اینڈ آرڈر ایک بہت بڑا مسئلہ ہے جس کے حوالے سے میں نے پہلے بھی اس ایوان کے floor پر بات کی ہے اور کبھی موقع ملا تو لاء اینڈ آرڈر کو بہتر کرنے کے لئے ہم پولیس میں جو reforms لارہے ہیں ان پر بات کروں گا۔ لاء اینڈ آرڈر کا ایک step یہ ہے کہ ہم پورے پنجاب میں deweaponization campaign شروع کریں لیکن campaign سے پہلے ہم اپنے پورے سسٹم کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ سندھ میں جب deweaponization campaign ہوئی تو انہوں نے پچاس weapon recover کئے اور بڑی embarrassment ہوئی لیکن ہم چاہتے ہیں کہ پورے سسٹم کو streamline کریں۔ ہم نے سسٹم کو in place کر دیا ہے، حکومت پنجاب نے یہ ساری ذمہ داری NADRA کے ساتھ tie up کر لی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ 15- فروری سے licensing system شروع ہو جائے گا۔ پنجاب کا جو بھی individual لائسنس بنوانا چاہتا ہے تو وہ NADRA کے دفتر میں جائے گا جس طرح آپ کا شناختی کارڈ بنتا ہے، وہاں آپ کی تصویر بھی لی جائے گی اور پندرہ دن کے اندر اندر آپ کو لائسنس issue ہو جائے گا۔ آپ کے موبائل پر text آ جائے گا کہ آپ کا لائسنس تیار ہو گیا ہے لہذا آپ فلاں facilitation centre سے اپنا لائسنس collect کر لیں۔ اس سے آپ کا سارا سسٹم streamline ہو جائے گا۔ آپ کے weapons, armorer, manufactures اور جتنے بھی dealers ہوں گے وہ سارے streamline ہو جائیں گے اور سب database پر آ جائیں گے۔ یہ سسٹم ہم شروع کرنے والے ہیں اس لئے ہمیں آپ 15- فروری تک مہلت دے دیں اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ یہ لائسنس بھی مل جایا کرے گا جیسے آپ کو شناختی کارڈ ملتا ہے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو کیا میں اس پر چھوٹا سا comment کر سکتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، آپ جلدی کریں کیونکہ ہم نے آگے بھی بڑھنا ہے۔

سردار محمد جمال خان لغاری: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب کے notice میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ یہ دہشت گرد 15۔فروری کی مہلت ہمیں نہیں دے سکتے کیونکہ وہ کسی وقت بھی strike کر سکتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈیڑھ سال سے صرف اس صوبہ پنجاب کے اندر ہی یہ چیز کیوں معطل تھی، ہمارا آئین کا جو آرٹیکل 25 ہے کیا ہم اس کے پابند نہیں ہیں، میری یہ مختصر سی گزارش ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہمارے پنجاب میں اس وقت تقریباً 18 ہزار لائسنس issue ہو چکے ہیں جن کے حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ تقریباً پچاس فیصد fake ہیں۔ ان کو درست کرنے کے لئے ہم نے یہ مہلت لی ہے اور انشاءاللہ جب یہ سسٹم ہمارا on ground ہو جائے گا تو اس میں پوری عوام اور پنجاب کی بہتری ہو گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 673 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 674 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔ جی، موکل صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرے توجہ دلاؤ نوٹس کا نمبر 679 ہے۔

قصور: خواتین سے اجتماعی زیادتی اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

679: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 23-12-2014 روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق قصور کے نواح میں دو خواتین کو اجتماعی زیادتی کے بعد انتہائی بہیمانہ طریقے سے قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا پولیس نے واقعہ کا مقدمہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے؟

(ج) اب تک ہونے والی پیشرفت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ واقعہ دو اخباروں میں مختلف طریقے سے پیش کیا گیا تھا۔ یہ واقعہ ایک ہوا ہے لیکن خبر ایسے دی گئی جس طرح اس علاقے میں یہ

دو مختلف واقعات ہوئے تھے۔ حالات مقدمہ اس طرح ہیں کہ مسمی محمد ابراہیم ولد نواب دین قوم بھٹی سکنہ بستی عید گاہ کھڈیاں نے ایس ایچ او تھانہ کھڈیاں کو ایک درخواست دی جس میں ضمیر ولد محمد علی اور ندیم ولد سلیم رہائش پذیر بیگ پور تحصیل و ضلع قصور اور نامعلوم افراد نے مسلح اسلحہ اور گولہ بارود کے ساتھ ثمینہ بی بی زوجہ بشیر احمد قوم بھٹی سکنہ جبدی والا تحصیل و ضلع قصور مورخہ 14-12-12 کو بوقت 4:00 بجے شام کھڈیاں بازار سے سودا سلف خریدنے آئی تو ملزمان کو مرض بلوغت چڑھ گئی اور اس لڑکی کو موٹر سائیکل پر بٹھا کر لے گئے اور اس کے ساتھ زیادتی کرنے کے بعد اس کو قتل کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! اس کی تفتیش جاری ہے اور تقریباً تین ملزمان arrested ہیں جبکہ ایک نے consist بھی کر لیا ہے لیکن فرانزک رپورٹ ابھی تک آئی نہیں ہے اور فرانزک رپورٹ آنے کے بعد اس case کی نوعیت کا پتا چلے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس کو انشاء اللہ تعالیٰ آخری انجام تک پہنچا دیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پنجاب فرانزک لیبارٹری کے اندر اگر آپ کوئی بھی material دیتے ہیں، اس خاتون کو فوت ہوئے، تھوڑی سی تصحیح بھی کر لیں کہ وہ 14-12 نہیں بلکہ 14-12-14 ہے آج تیسرا ہفتہ ہو چکا ہے اور ابھی تک اگر ایک basic فرانزک لیبارٹری کی رپورٹ ہی واپس نہیں آئی تو وہ معاملہ کیسے آگے چلے گا؟ rape اور قتل ہوا ہے، تین ملزمان اگر تین ہفتے سے جیل یا تھانہ کے اندر بیٹھے ہیں تو ان سے کس چیز کی تفتیش کی جا رہی ہے؟ ابھی تک اگر پراسیکیوشن یہی نہیں establish کر سکی کہ اس کے ساتھ کون کون زیادتی کرنے والے تھے، rapist کون تھا اور قاتل کون تھا تو یہ کارروائی آگے کیا چلے گی؟ آج یہ معاملہ اٹھا ہے اور اس کے بعد خاموشی ہو جائے گی۔ وہ بے چارے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ یہ صرف ایک واقعہ نہ لیا جائے بلکہ overall اس چیز کو establish کیا جائے کہ جب یہ ہو گا تو اس کے within a certain designated time فرانزک لیبارٹری سے اس کی رپورٹ آئے گی اور اس چیز کو proper completion کی طرف لے کر جایا جائے گا۔ ابھی تک یہی نہیں establish ہو سکا کہ اس کا قاتل کون ہے اور اس کا rapist کون ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے جیسے ابھی بتایا کہ لوگ پکڑے ہیں جو کہ arrested ہیں، جیل میں ہیں اور فرانزک لیب، ہماری اس وقت ایک لیب پر reports کا اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ right now when I am talking to میرا خیال ہے کہ

چار پانچ ہزار reports ان کے پاس آئی ہیں اور یہ صرف یہاں سے ہی نہیں آتیں بلکہ باہر کے ممالک سے بھی ان کے پاس آ رہی ہیں تو جونہی اس کا وقت آئے گا تو وہ رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! قتل اور rape سے زیادہ کیا اہمیت ہو سکتی ہے اگر انہوں نے یہ کہا کہ جی، ایک لیبارٹری ہے تو وہ کر کیا رہی ہے؟ اگر ہمیں یہ بتا دیا جائے کہ پچھلے ایک یا دو سالوں میں فرانزک لیبارٹری نے کتنے قتل یا اس طرح کی reports کن کن تھانوں میں۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا سوال دیں گے تو ہم پھر اس کا جواب بھی لیں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ یہ اس حوالے سے۔۔۔

جناب سپیکر: موکل صاحب! آپ کی بڑی مہربانی اور آپ تشریف رکھیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ میرے ساتھ آئیں میں انہیں فرانزک لیب پر بھی لے جاتا ہوں اور ان کی satisfaction کروا دیتا ہوں۔ This is one of the classic lab in Asia میں ایشیا کی بات کر رہا ہوں کہ ایسی لیب نہیں ہے اور آپ جا کر بے شک دیکھ لیں۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ کسی بھی پرائیویٹ لیبارٹری چلے جائیں تو آپ کو تین گھنٹے کے اندر اندر اس کی رپورٹ مل جاتی ہے۔ شوکت خانم دیکھ لیں، آغا خان لیب یا دوسری لیب ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بات تو سن لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! دیکھیں اور میری بات سنیں کہ میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ وہ لیبارٹری نہیں ہے، وہ سب سے اچھی لیبارٹری ہو گی لیکن بات تو یہ ہے کہ تین ہفتے سے ابھی تک اس نے basic رپورٹ نہیں دی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ ایک scientific معاملہ ہوتا ہے even اس فرانزک لیب میں ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں کو بھی invite کیا ہے اور ان کا پورا ایک دن کا carder چلا ہے اس لئے کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سے کبھی کبھی وہ objections آتی تھیں کہ آپ ایک ایک رپورٹ چھ ماہ بعد دیتے ہیں۔ جب آپ اس کے

چیئرمین سے پوچھتے ہیں تو وہ یہ کہتا ہے کہ آپ اسے جدھر بھی لے جائیں، امریکہ لے جائیں یا انگلینڈ لے جائیں تو چھ ماہ سے پہلے یہ رپورٹ mature نہیں ہوگی۔ بات یہ ہے کہ بات کہنا یہاں پر آسان ہے کہ اتنی دیر سے کیوں رپورٹ آتی ہے۔ میں آپ کو لیب میں لے جاؤں گا اور آپ کی satisfaction کرواؤں گا کہ کیوں رپورٹ میں اتنی delay ہوتی ہے، اس کا باقاعدہ ایک procedure ہوتا ہے۔ یہ تو نہیں ہے کہ باقی لیب پچاس روپے لے کر 24 گھنٹے میں رپورٹ دے دیتی ہیں اور جس طرح آپ چاہتے ہیں وہ آپ کو رپورٹ دے دیتی ہیں۔ یہاں پر ہر چیز میرٹ پر ہو رہی ہے۔ That is why it takes time اور جو بھی اس کی رپورٹ ہوگی وہ سو فیصد میرٹ پر ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آج بڑے اہم Bills آنے ہیں تو kindly کورم پورا کروالیا جائے تاکہ اس پر proper بات ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق نمبر 33/2014 لیتے ہیں جو کہ مظہر عباس راں صاحب کی ہے۔

تحصیل مخدوم رشید کے تھانہ بدھلہ سنت کے ایس ایچ او کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

ملک مظہر عباس راں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے رہائشی محمد اکرم ولد نور محمد سکنہ چاہ اکبر والا موضع ملتانی والا تھانہ بدھلہ سنت کے گھر میں مورخہ 21۔دسمبر 2014 رات 11:00 بجے ڈکیتی کی

واردات ہوئی جس کا مقدمہ درج کروانے کے لئے میں نے ایس ایچ او بدھلہ سنت ارشد بھٹی کو فون کیا لیکن اس نے کہا کہ ڈکیتی کی ایسی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ میں نے اسے ذاتی طور پر تصدیق کرنے کے بعد کہا کہ یہ واردات واقعی ہوئی ہے اور آپ اس کا پرچہ درج کریں اور مدعی کو انصاف دلوائیں لیکن موصوف ایس ایچ او نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا اور مجھے کہا کہ آپ مدعی مقدمہ کی ملزمان کے ساتھ صلح کروادیں۔ میں نے اس بارے سی پی او، ملتان سے بات کی تو انہوں نے ڈی ایس پی مخدوم رشید مسعود احمد کو مقدمہ درج کرنے کے لئے کہا چونکہ ایس ایچ او اور ڈی ایس پی آپس میں ملے ہوئے ہیں لہذا انہوں نے آج تک مقدمہ درج نہیں کیا اور میرے بار بار فون کرنے اور مدعی مقدمہ کے چکر لگانے کے باوجود دونوں پولیس افسران ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں، میرا فون بھی سننا گوارا نہیں کرتے اور ایس ایچ او موصوف نے مدعی مقدمہ کے سامنے میری تضحیک کی اور کہا کہ تمہارے ایم پی اے نے پرچہ درج کروالیا ہے؟ اگر پرچہ درج کروانا ہے تو مجھے 40ہزار روپے رشوت دو۔

جناب سپیکر! عوامی نمائندہ ہونے کے ناتے میرا فرض ہے کہ میں عوام کو انصاف دلواؤں لیکن ایک عوامی نمائندہ کے ساتھ پولیس افسران کے ایسے سلوک کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر کی تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اس کی رپورٹ کم از کم ایک ماہ میں پیش کی جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 922/14 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک التوائے کار کے متعلق استدعا کی تھی کہ یکم جنوری کے بعد کوئی دن جواب کے لئے رکھ لیا جائے۔ معزز ممبر کی تین تحاریک التوائے کار ہیں لہذاان تینوں کا جواب یکم جنوری کے بعد آ جائے گا۔

جناب سپیکر: یکم جنوری تک کے لئے یہ تحاریک التوائے کار pending کی تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں نے اس دن بھی استدعا کی تھی کہ یکم جنوری کے بعد ان کا جواب آ جائے گا لہذا یہ تحاریک التوائے کار pending کر لی جائیں۔

جناب سپیکر: آپ نے تو ایک ہفتہ کے لئے یہ تحاریک التوائے کار pending کروائی تھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/983 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے وہ request کر کے گئے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک pending کیا جاتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں، پہلے مجھے یہ کام کرنے دیں پھر میں آپ کی بات سنتا ہوں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1103 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پنجاب بھر میں قائم 9 تعلیمی بورڈ مالی طور پر خود مختار ادارے ہیں جو Punjab Board of Intermediate and Secondary Education Act 1976 کے تحت قائم کئے گئے ہیں۔ ہر بورڈ مذکورہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے rules and regulation کے تحت اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ سب تعلیمی بورڈ اپنے تمام اخراجات مختلف طرح کی فیسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے پورا کرتے ہیں۔ حکومت کے خزانے سے کسی قسم کی گرانٹ یا بجٹ allotment وغیرہ بورڈ کو نہیں دی جاتی لہذا ایکٹ کی سیکشن 10 سب سیکشن 2 کے سب سیکشن 8 کے تحت ہر بورڈ فیس نافذ کرنے، طلب کرنے اور وصول کرنے کا مجاز ہے نیز 4 regulation کے تحت فیس مقرر کرنے اور واپس کرنے کے rules بنانے کا بھی مجاز ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے سال 2010 میں گورنمنٹ کے تمام تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات کو سیکنڈری سکول کی سطح پر رجسٹریشن اور امتحانی فیس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا جبکہ حکومت کی طرف سے بورڈ کو کسی قسم کی مالی معاونت نہ ہے جس کی وجہ سے پنجاب بھر کے 9 تعلیمی بورڈ کے مخدوش مالی حالات کے پیش نظر controlling authority حکومت پنجاب کی منظوری سے certificate fee کا نفاذ کیا گیا ہے بعد ازاں مورخہ 2012-06-29 کو جناب سیکرٹری Higher Education Government of Punjab کی زیر صدارت Chairman Punjab Board of Company کے اجلاس میں یہ فیس 450 روپے سے بڑھا کر 550 روپے منظور کی گئی۔ اس ضمن میں مزید عرض یہ ہے کہ امتحانی فیس کے ساتھ certificate فیس وصولی کا معاملہ مختلف writ petition کی صورت میں لاہور ہائیکورٹ، لاہور میں بھی زیر سماعت آیا جہاں تمام petitions کو dispose of کر دیا گیا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1105/14 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ Board of Intermediate and Secondary Education Lahore میں جوابی کاپیوں کی rechecking کی فیس پچھلے کئی سالوں سے مبلغ 700 روپے ہی ہے اس فیس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ اس سال بھی فیس مبلغ 700 روپے وصول کی گئی ہے۔ rechecking کے لئے درخواستیں online وصول کی جاتی ہیں فیس چالان بنک میں جمع ہونے کے بعد اگلے دن امیدوار کو فون پر بذریعہ SMS اطلاع کر دی جاتی ہے تاکہ وہ دفتر آکر اپنی جوابی کاپیاں دیکھ سکے اور rechecking کے متعلقہ تمام معلومات طلباء و طالبات کی سہولت کے لئے بورڈ کی website پر بھی دستیاب ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں مزید عرض یہ ہے کہ پیپر مارکنگ میں ہونے والی غلطی کی صورت میں طلباء و طالبات پر کوئی بوجھ نہ ہے مزید یہ کہ اگر امیدوار کے نمبر میں اضافہ ہو جائے تو بورڈ وصول شدہ فیس موقع پر ہی واپس کر دیتا ہے تاکہ طلباء و طالبات اور ان کے والدین کو فیس واپسی کے لئے کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

MR SPEAKER: Not of importance nature 83c applicable disposed of

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1116 عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے، ان کی request آئی ہے تو اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1124 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1136 میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔جنوری 2015 تک pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب یکم جنوری کے بعد آ جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1138 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں فیسوں کی زیادتی

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل ریگولیٹ کرتی ہے اور اپنے قواعد وضوابط پر سختی سے عمل کرواتی ہے۔ یہ کونسل میڈیکل کی تعلیم کو پاکستان کے تمام صوبوں میں سختی سے regulate کرتی ہے اور تمام پبلک اور پرائیویٹ میڈیکل کالجز کو یکساں criteria پر چیک کرتی ہے جس میں بلڈنگ فیکلٹی لیبارٹری لائبریری اور تمام دیگر سہولیات بشمول ہاسٹل وغیرہ شامل ہیں چیک کی جاتی ہیں اور اس کی منظوری کے بعد کلاسز کا اجراء ہو سکتا ہے اور یہ checking ہر دو تین سال بعد ہوتی ہے اور اس طرح پاکستان کے تمام میڈیکل کالجز میں خصوصی پرائیویٹ طلباء کے لئے ہر سال یکساں فیس کا تعین کرتی ہے اور یہ تمام معاملات پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے متعلقہ ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے محرک اس کو press نہیں کرتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1175/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جی، تمام ممبران! متوجہ ہوں جو صاحبان اس معزز ایوان کے ممبر ہیں پریس گیلری میں وہ نہیں بیٹھ سکتے مہربانی فرما کر آپ اپنی لابی میں آ جائیں۔

اگلی تحریک التوائے کا نمبر 1184/14 میاں محمد رفیق صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی 2- جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے سردار شہاب الدین خان صاحب کیا فرما رہے تھے کدھر چلے گئے ہیں؟ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1173/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی 2- جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1199/14 جناب امجد علی جاوید صاحب کی ہے کیا یہ move ہو چکی ہے؟ اس کو پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1210 محترمہ خدیجہ عمر اور سردار وقاص حسن موکل کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

صوبہ بھر کے شہروں کے مین ہولز میں گر کر جاں بحق ہونے والے بچوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ لوگوں کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے تاہم معصوم بچوں کا گٹروں، نالوں اور کھلے مین ہول میں گر کر جاں بحق ہونا نہایت افسوسناک ہے اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ حال ہی میں وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے اس طرح کے ایک افسوسناک واقعہ کی انکوائری کی جو کہ سرگودھا میں 2014-07-26 کو پیش آیا۔ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم نے اس معاملے کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لئے کچھ سفارشات کی ہیں جن کی بناء پر تمام ٹی ایم ایز اس ہدایت پر عمل کر رہے ہیں۔ اس کے مطابق ہر ٹی ایم اے میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو ٹی ایم او یا ٹی او آئی این ایس کے تحت ہے اور وہ روزانہ کی بنیاد پر missing main holes کی رپورٹ کرتے ہیں اور ان ہدایات کے پیش نظر واسا لاہور میں بھی مین ہول کی specification اور drawing فائنل کر دی ہے جو کہ لوکل گورنمنٹ کی ویب سائٹ پر upload کر دی گئی ہے۔ ٹی ایم ایز کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ وہ ان کے مطابق procurement کریں۔ مزید برآں تمام ٹی ایم ایز میں مانیٹرنگ ٹیم تشکیل دے دی گئی ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر اس سنگین مسئلہ کی جانچ پڑتال کی ذمہ دار ہیں۔ انشاء اللہ حکومت پاکستان کی یہ کوشش بھی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہوں گے اگر کوئی واقعہ ہوا تو ذمہ داران کے خلاف سختی سے کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے محرک اس کو press نہیں کرتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1211 محترمہ گلناز شہزادی کی ہے۔ اگر اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے تو پھر پڑھ دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب ایجوکیشن کمیشن کی جانب سے آٹھویں جماعت کے سالانہ امتحانات
میں نصاب کے آٹھ مضامین کی بجائے پانچ مضامین
شامل کرنے سے طالبعلموں اور والدین میں بے یقینی اور مایوسی کا پایا جانا
(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر! پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے تحت امتحانات کے پانچ مضامین کی حد تک کرنے کا فیصلہ باہم مشاورت کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے کیا۔ اس کا مقصد بنیادی طور پر امتحانات کا focus core subject پر مقصود تھا تاکہ بچوں کی تعلیمی استعداد کو ان کے مضامین کے ذریعے جانچا جاسکے۔ سکول کی سطح پر دوسرے مضامین کا داخلی امتحان لینے سے ان مضامین کی اہمیت میں فرق نہیں پڑتا جن مضامین میں internal assessment کے لئے کہا جاتا تھا ان کے امتحانات بہر صورت ہوتے ہیں۔ پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے امتحانات کے علاوہ سکول نے اپنی سطح پر بچوں کی assessment کا انتظام بہر حال کرنا ہوتا ہے۔ PEC امتحان کا مقصد بنیادی طور پر بچوں کی grading کرنے سے زیادہ تعلیم کو بہتر کرنا ہے۔ ان نتائج کو بہتر بنانے، اساتذہ کی تربیت کے لئے اور محکمہ تعلیم کو سفارشات پیش کرنا ایک الگ مقصد ہے تاکہ مستقبل میں اساتذہ کی تربیت کا انتظام ان کی تدریسی ضروریات کو مدنظر رکھ کر کیا جاسکے۔ اس لحاظ سے پنجاب ایگزامینیشن کمیشن اس assessment کو اس تناظر میں لینے کا مشورہ دے رہی ہے کہ assessment کو بنیادی طور پر grading اور certification کے لحاظ سے استعمال کرنا تعلیمی عمل کی بہتری کی بجائے نقصان دہ ثابت نہ ہو۔ چونکہ گریڈ5، گریڈ8 کے level پر حکومت کی منشا بچوں کے تعلیمی عمل کو جاری رکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ drop out کم سے کم ہو اور تمام بچے بنیادی تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ 14-2013 سیشن کے PEC کے امتحان مندرجہ بالا پانچ مضامین کے صوبائی سطح پر ہونے اور بقایا تین مضامین کی internal assessment کی گئی ہے۔ جہاں تک mismanagement کا تعلق ہے اکا دکا واقعات امتحان کے دوران وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں جن کا مداوا موقع پر ہی کر دیا جاتا ہے۔ رزلٹ کارڈ کے issue پر تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ رزلٹ ہر لحاظ سے مستند بنایا جائے جس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ رزلٹ کے مستند ہونے کی تصدیق کرے گی۔ اس تصدیق کے بعد رزلٹ کارڈ issue کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار میاں طارق محمود صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو 15-01-02 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/1224 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے انہوں نے request بھیجی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک التوائے کار کو کل تک pending کرنے کو کہا تھا آپ نے 2۔جنوری 2015 تک pending کر دی ہے۔

جناب سپیکر: میرے علم میں جو آیا تھا میں نے اس کے مطابق کر دیا ہے اب انتظار کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ review کر لیں ایسی کون سی بات ہے، میں تو کل تک کے لئے pending کرنے کے لئے کہہ کر گیا تھا اور گورنمنٹ کے کام ہی گیا تھا۔ آپ اس کو کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اب کیا کیا جائے when order has been passed?

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ review کر لیں۔

جناب سپیکر: Review کی گنجائش بہت کم ہوتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: نہیں، جناب! legal ground پر تو ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، اب آپ تھوڑا انتظار کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ان کی باتوں میں نہ آئیں، آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جب جواب نہیں آئے گا تو پھر کیا ہوگا؟

شیخ علاؤالدین: نہیں، جناب! جواب تو الحمد للہ جو آئے گا وہ مجھے بھی پتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کو کل تک سن تو لیں۔ (قہقہہ)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شیخ صاحب تسلی رکھیں انشاء اللہ ہم اس کا جواب 2۔جنوری 2015 کو ضرور دیں گے۔

شیخ علاؤالدین: مجھے بڑی تسلی ہے، جو جواب آئے گا مجھے اس کا بھی پتا ہے اور وہ dispose of ہی ہونا ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے پوچھ کر ہو گا۔ اب آپ انتظار کریں order has been passed آپ کی مہربانی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1230/14 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے اس کو ابھی پڑھنا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس تحریک کا جواب ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر جواب نہ بھی آیا ہو تو پھر کیا ہوا، یہ کسی اور کا جواب پڑھ دیں معاملہ تو وہی ہو گا۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جی، محترمہ پڑھیں!

میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے انٹری ٹیسٹ کی شرط سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے انٹرمیڈیٹ ایف اے اور ایف ایس سی کے امتحانات کا ایک بہت ہی اچھا طریقہ adopt کیا ہوا ہے جس میں خصوصاً central marking شامل ہے جس سے کسی بھی قسم کی ردوبدل اور کرپشن کا عنصر مکمل طور پر ختم ہو گیا ہے۔ اس نظام سے پنجاب بھر کے طلباء کافی حد تک مطمئن ہیں اور اس سے امتحانی سسٹم میں بھی transparency بھی موجود ہے لیکن یہ سب کچھ اس وقت ختم ہو جاتا ہے جب میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔ بڑی بڑی اکیڈیمیاں جنہوں نے سارا نظام held کیا ہوا ہے وہ ایک طرف تو بچوں کے والدین سے اربوں روپے ماہانہ انٹری ٹیسٹ کی تیاری کے نام پر اکٹھے کر رہے ہیں اور دوسری طرف بچے بھی overburden ہو رہے ہیں۔ ان کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ ایف اے اور ایف ایس سی کے بعد میڈیکل اور انجینئرنگ کے علاوہ بھی بہت سارے شعبوں میں بچے جاتے ہیں لیکن کسی بھی شعبے میں انٹری ٹیسٹ کی شرط نہیں ہے۔ اگر حکومتی نظام امتحانات اتنا ہی کمزور، ناقص ہے اور انٹری ٹیسٹ ہی سب کچھ ہے تو پھر صرف میڈیکل اور انجینئرنگ میں ہی انٹری ٹیسٹ کیوں ضروری ہے پھر تو تمام شعبوں میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ لازمی قرار دیا جائے ورنہ میڈیکل اور انجینئرنگ کا بھی انٹری ٹیسٹ ختم کر دیا جائے۔ اس انٹری ٹیسٹ کا مطلب تو یہ ہے

کہ حکومت کو اپنے امتحانی طریق کار پر اعتماد نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو انٹر میڈیٹ کا امتحان ختم کر دیا جائے اور صرف انٹری ٹیسٹ ہی جاری رکھیں۔ طلباء اور والدین کی طرف سے متعدد بار احتجاج بھی کیا گیا ان کا یہ مطالبہ متعلقہ حکام تک پہنچایا گیا جس پر خادم اعلیٰ پنجاب نے وعدہ بھی کیا لیکن پھر بھی اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ طلباء کے والدین اسی طرح اکیڈیمیوں سے لُٹ رہے ہیں، طلباء burden کا شکار ہیں اور اکیڈیمی مافیا چھایا ہوا ہے۔ اس سے پنجاب بھر کے طلباء، ان کے والدین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار آج ہی پیش ہوئی ہے اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1232/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1233/14 بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی 2۔جنوری 2015 تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، اجازت تو خود ہی ہو گئی۔

کسانوں کو گنے کی مناسب قیمت اور بروقت ادائیگی کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مہربانی کی تھی اور گنے کے کاشتکاروں کے مسئلہ پر بحث رکھی تھی اسی دن بوجہ کورم بحث نہیں ہو سکی لیکن اب وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ میں کل اپنے حلقے میں رہا ہوں، آپ کو بھی علم ہے کہ اس وقت 25 روپے فی من پر کٹوتی ہو رہی ہے یعنی اگر کسی کے دس من ہیں تو بظاہر 180 روپے فی من ہے لیکن گیٹ پر 25 روپے فی من کے حساب سے پیسے اس سے کاٹ کر دیئے جا رہے ہیں۔ میں نے صرف یہ عرض کرنی تھی کہ آپ نے بطور گورنر بھی اس پر میٹنگ بلائی تھی اور کین کمشنر کو وہاں بلایا تھا، یہاں اپنے چیمبر میں بھی بلایا تھا، شوگر ملوں کے نمائندوں کو بھی بلایا تھا۔ یہ اتنا مقتدر ایوان ہے اور دس کروڑ کا ایوان ہے لیکن آج تک ہم ان کا کچھ نہیں کر سکے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس کو اس angle سے دیکھیں کہ اب ان کو تین لاکھ ٹن export کی بھی اجازت مل گئی ہے لیکن وہ کسان کا پیسا pay نہیں کرتے اور اسی پیسے پر منافع لیتے ہیں۔ میں نے یہ بات کئی دفعہ اس ایوان میں کہی ہے کہ آپ اس کو inland LC کی طرف لے کر آئیں، اگر بنک نہیں دے گا تو میں ذمہ دار ہوں۔ آپ جس بنک کا کہیں گے تو میں ان کو کہوں گا کہ وہ وہاں برانچ کھولے۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ انشاءاللہ برانچ کھلے گی۔ Inland LC کے تحت کسان کو payment ہو، پندرہ دن بعد اس کا account debit کرے اور اس سے پیسے لے ورنہ اس کو 17 فیصد چارج کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر کچھ کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ 9 بج کر 45 منٹ پر کین کمشنر کو یہاں بلائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل 2 بج کر 45 منٹ پر؟

جناب سپیکر: نہیں، 9 بج کر 45 منٹ پر بلائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری ایک عرض یہ ہے کہ آپ ان کو ضرور بلائیں، بہتر ہے کہ آپ ان کو 11:00 یا 11:30 بجے بلالیں لیکن آپ ان سے میٹنگ شروع کرنے سے پہلے ان کو کوئی ایسا نسخہ ضرور دیں جس سے ان کے اندر کوئی نہ کوئی طاقت آئے۔ آپ یقین کریں کہ وہ شوگر ملز والوں کے سامنے ایسے لگتے ہیں جیسے ان کو اغواء کیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایسی بات ہے۔آپ اس کا ٹائم تھوڑا سا آگے کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں حکومت کو بھی کہوں گا کہ آپ جتنی جلدی کر سکیں اس پر بحث ہونی چاہئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! فوڈ منسٹر کو بھی کہیں کہ وہ بھی تشریف لائیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ تو خود تشریف لائے تھے لیکن ہماری وجہ سے اس پر بحث نہیں ہو سکی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جس دن آپ اس پر بحث کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کر کے ٹائم ضائع نہ کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ٹائم ضائع کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ادھر انہوں نے floor لے لیا ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! وہ تو بالکل ہی نہیں کر سکتے، میری ایک عرض سن لیں کہ جس دن آپ یہاں پر بحث کرائیں اسی دن وزیر خزانہ اور فنانس سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہوں۔ وہاں کیسے Bank of the Punjab برانچ نہیں کھولتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں پہلے صبح ان کی بات سن لوں اس کے بعد پھر آپ بات کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعلیمی اداروں میں مناسب سکیورٹی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اور والدین کو پریشانی کا سامنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ 16۔دسمبر کو پشاور میں جو سانحہ ہوا اس نے پوری قوم کو جس حال میں چھوڑا ہے اس کے آپ بھی گواہ ہیں اور میں بھی دیکھ رہا ہوں۔ آج ہر وہ باپ جو اپنے بچے کو سکول بھیجنے کے بارے میں سوچتا ہے اس کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ان سکولوں میں جہاں پر security arrangements میرے بھی نوٹس میں ہیں اور آپ کے بھی نوٹس میں

ہے اور اس ایوان کے اندر بیٹھے ہر معزز ممبر کے نوٹس میں ہے۔ میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ جو پرائیویٹ سکول ہیں اور جو گورنمنٹ سکول ہیں، گورنمنٹ کے regulation کے اندر کوئی ایسا mechanism available نہیں ہے۔ ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی working سے بھی واقف ہیں اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی working سے بھی واقف ہیں۔ یہ ایک threat سر پر منڈلا رہا ہے اور سکولوں کی چھٹیوں کو ایک ہفتے کے لئے بڑھا کر 12- جنوری تک کر دیا گیا ہے۔

So this message is for every parent of this Province and Pakistan now.

جناب سپیکر! اب اس خوف کی فضا میں اگر میں نے اپنے بچوں کو سکول بھیجنا ہے تو میں اس پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی وساطت سے دو باتوں کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ کیا کوئی ایسا نظام وضع ہو گیا ہے یا ہونے جا رہا ہے یا کسی حکومتی سطح پر کوئی ایسی کاوش ہے جس سے یہ پتا چلے کہ جب میں اپنے بچوں کو بھیجوں گا کسی بھی سیاسی نسبت سے، کسی بھی اخلاقی جواز سے زیادہ مجھے سب سے پہلی رغبت کہ میں اپنے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیج سکتا ہوں یا نہیں، مجھے ان کی سکیورٹی درکار ہو گی۔ ابھی جو سردار صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر لیا اس پر انہوں نے یہ بات کی، ذرا دیکھیں تو سہی کہ ہم کہاں پر آ کر کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے یہ کہا کہ My daughter has the knowledge to shoot. اس کے پاس ٹریننگ ہے یعنی میرا یہ سوچنا بحیثیت باپ تو کیا یہ ریاست کی ناکامی نہیں، حکومت کی ناکامی نہیں؟ اگر آج مجھے اس بات کا اختیار ہو اور یہ ایوان in sitting ہو، 16- دسمبر کو بھی یہ ایوان بیٹھا ہو اور اس دن سے لے کر آج تک ان پندرہ دنوں کے اندر میں، آپ اور یہ تمام معزز ممبران کسی کا پوتا ہو گا، کسی کا بیٹا ہو گا، نواسی ہو گی اور نواسا ہو گا جب ہم ان کی انگلی پکڑ کر سکول کی طرف بھیج رہے ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، حکومت پوری طرح ان چیزوں کا نوٹس لے رہی ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی سوچ سمجھ سکتا ہوں کہ آپ کس وجہ سے مجھے کہہ رہے ہیں۔ میں یہ بھی سمجھ سکتا ہوں، لیکن میری صرف یہ گزارش ہے کہ:

One Parliamentary Committee headed by the Minister Education, Home Minister, Law Minister and eight to ten members of this House. This Parliamentary Committee for oversight should be constituted and this

committee should sit in meeting every single day to check the performance.

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس معاملے کو اتنی ہی سنجیدگی سے لیا جائے جتنی اس کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا جو معزز ممبر نے بات کی ہے۔ میں اس پر بتانا یہ چاہوں گا کہ پشاور کے انتہائی افسوسناک سانحہ کے بعد آپ نے دیکھا کہ جس طرح تمام قوم ابھی تک اس کے دکھ میں مبتلا ہے۔ اس سانحہ کو دیکھتے ہوئے اور جس پر آگے بھی دہشت گردوں کی طرف سے threats ہیں جس طرح حکومت اس پر کارروائی کر رہی ہے۔ میں اس معزز ایوان کو آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 16-دسمبر کے بعد حکومت پنجاب نے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی سربراہی میں سب سے زیادہ ہماری daily basis پر meetings ہو رہی ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو ہمیں threats ہیں ان perceptions ہیں ان چیلنجز سے کس طرح نمٹنا ہے؟ وزیراعلیٰ اس پر خود daily basis meetings chair کر رہے ہیں اور پورا ایک mechanism بنایا گیا ہے جس میں پبلک سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر کے سکولز، کالجز اور یونیورسٹیوں کے بارے میں ایک پورا plan بن چکا ہے وہ بہت لمبی details ہیں۔ اگر معزز ممبر چاہیں یا کسی وقت ٹائم عنایت کریں تو ہم اس ایوان میں بھی وہ سارا بتا سکتے ہیں کیونکہ پنجاب حکومت نے اس کو بہت seriously لیا، وزیراعلیٰ پنجاب نے خود اس چیز کو بہت seriously لیا جو سانحہ پشاور ہوا اس کے بعد ہم نے اس پر بہت کام کیا۔ جہاں تک ہمارے کچھ معزز ممبران کی فنڈز کے حوالے سے observations ہیں تو میں بتانا چاہوں گا کہ اس مد میں ہمارے سرکاری کالجز اور سکولز کے لئے 2-ارب روپے درکار تھے جو کہ حکومت پنجاب نے فنڈز release کر دیئے ہیں۔ اس میں ایک پورا mechanism بنایا گیا ہے، security plans بنائے گئے ہیں یہاں تک کہ DPOs اور DCOs سکولوں میں خود جا کر لیکچر دیں گے، اگر خدانخواستہ سانحہ یا دوبارہ کوئی ایسی چیز واقع ہو تو وہ ان کو explain کریں کہ وہ کس طرح ایمرجنسی exit ہوں گے۔ اس پر بہت سارا کام ہوا

ہے، اس میں CCTVs بھی لگیں گے۔ اگر معزز ایوان کے ممبران چاہتے ہیں تو میں آپ سے کہوں گا کہ اگر آپ اس پر کسی وقت اسمبلی میں ٹائم رکھنا چاہیں، کیونکہ جو اس کی کیبنٹ کمیٹی بنی ہے اس کو وزیر داخلہ chair کرتے ہیں اور میں بھی اس کیبنٹ کمیٹی کا ممبر ہوں، ہمارے وزیر تعلیم صاحب بھی اس کے ممبر ہیں۔ آج بھی میں یہ بتانا چاہوں گا کہ کیبنٹ کمیٹی نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے تمام RPOs, Commissioners, DPOs اور DCOs کے ساتھ تقریباً تین گھنٹے کی میٹنگ ہوئی ہے جس میں پورے پنجاب کے سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کو briefings دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں اگر اس معزز ایوان کو further briefing بھی چاہئے تو جناب حکم کریں، میں یا وزیر داخلہ ان کو brief کر دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس معزز ایوان کے ایک معزز ممبر ہیں بلکہ گورنمنٹ کی طرف سے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! مجھے بات کرنے دیں. Let me talk گورنمنٹ پوری طرح سے ان چیزوں کا نوٹس لے رہی ہے اور اب جو آپ چاہتے ہیں کہ ایوان کو بھی اس بارے میں مکمل طور پر briefing دیں تو اس کے لئے بھی وہ تیار ہیں۔ میرے خیال میں اس مسئلے پر بات کرنے کے لئے next week میں ایک دن رکھیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ in camera sitting رکھ لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے in camera briefing ہو جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ جو پرائیویٹ سکولز اور کالجز ہیں ان کے صدر نے باقاعدہ ایک پریس کانفرنس کر کے کہا ہے کہ ہم سکیورٹی کی ذمہ داری نہیں لیں گے، منسٹر صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں وہ گورنمنٹ کے سکولوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ سکولوں کے مالکان کو بھی بلایا جائے کہ وہ کتنی فیسیں لے رہے ہیں اور وہ سکیورٹی کیوں نہیں دیں گے، گورنمنٹ ان کو ضرور support کرے لیکن ان کو ساتھ کیوں نہیں بلایا جائے گا؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پرائیویٹ سکولوں والے لائبریری کی سکیورٹی فیس تو لیتے ہیں، سکول کی سکیورٹی فیس کیوں نہیں دے سکتے؟ اس کے لئے ایک پارلیمنٹری کمیٹی constitute کریں جو کہ اس کو

oversight کرے، یہ کیبنٹ کمیٹی کا کام نہیں ہے۔ یہ in the interest of the public ہے اس معاملے کو پارلیمنٹری کمیٹی دیکھے۔

جناب سپیکر: آپ کی اس سلسلے میں ایجوکیشن کمیٹی موجود ہے آپ اس میں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں یہ بتانا چاہوں گا کہ یہ جو Committees constitute کی جا رہی ہیں، یہ تمام school level تک جائیں گی، آپ کو یاد ہوگا کہ اس طرح کا threat ایک دفعہ 2010 میں بھی آیا تھا اور پنجاب میں ہم نے اس پر بہت کام کیا تھا مگر بعد میں اس کی proper monitoring نہیں ہوئی تھی لیکن اب ہم نے اس بارے میں جو نیا mechanism بنایا ہے اور اس کی جو details بنائی ہیں، اس کے مطابق proper monitoring کا mechanism بھی موجود ہے جس میں school level پر اس کو دیکھا جائے گا اور سکیورٹی بھی provide کی جائے گی۔ اس کے علاوہ جہاں تک یہ سکیورٹی کی بات کر رہے ہیں، اس سلسلے میں سکیورٹی کمپنیاں بھی identify کی گئی ہیں۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں بھی عرض کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔ Have your seats.

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ بڑی لمبی discussion ہے، اس پر اگر آپ in camera briefing لینا چاہیں تو ہم اس کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ یہاں in camera briefing دیں گے۔

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جو صاحبان اس میٹنگ میں تشریف لانا چاہیں آ سکتے ہیں۔ وزیر موصوف اگلے ہفتے کے لئے کوئی دن مقرر کر لیں۔

وزیر خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میں ان کو بتا دوں گا پھر اس کے مطابق آپ ان سب کو بریفنگ دیں گے۔

وزیر خزانہ /قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔آخری بات جو میں یہاں بتانا چاہوں گا، شیخ علاؤالدین صاحب نے فیسوں کے حوالے سے یہاں پر بات کی تھی، آپ کو تو پتا ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب میٹنگ کو strictly head کرتے ہیں، انہوں نے اس میں یہ کہا ہے کہ اگر کوئی پرائیویٹ سکول اپنی fee increase کرے گا تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی لہذا کسی سکول، کالج یا یونیورسٹی کو سکیورٹی کی مد میں fee increase کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔اس دفعہ آپ نے یہ بھی دیکھا ہو گا اتنی high level meetings ہو رہی ہیں کہ وزیراعلیٰ اور کور کمانڈر لاہور کی بھی ایک کمیٹی بنی ہے۔اس دفعہ ہم نے پنجاب کے تمام کینٹونمنٹس کو بھی اس سارے process میں شامل کیا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس کے لئے دو ارب روپے رکھے گئے ہیں، پچھلے سال جب سیلاب آیا تو سڑکیں ٹوٹ گئیں، اس کے لئے بھی چار پانچ ارب روپے رکھے گئے تھے لیکن ابھی تک ان کے funds release نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2) (a) of the Constitution for extension of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014."

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats please and Secretary Assembly should count the members. At this stage Secretary Assembly counted the member. There are more than 100 members and therefore leave was granted.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move his Resolution.

قرارداد

آرڈیننس ہائرایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 کی میعاد میں توسیع کی قرارداد کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 (XV of 2014), promulgated on 2nd October 2014, for a further period of ninety days with effect from 31st December 2014."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 (XV of 2014), promulgated on 2nd October 2014, for a further period of ninety days with effect from 31st December 2014."

The Resolution moved and the Question is:

"That the provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 (XV of 2014), promulgated on 2nd October 2014, for a further period of ninety days with effect from 31st December 2014."

(Resolution is passed.)

(اذان عشاء)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Higher Education Commission Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Higher Education Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Higher Education Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza

Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. It shall be deemed as withdrawn.

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Higher Education Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. None is present. It is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood,

Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo.

Since there is no mover, it is deemed as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR. SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram

Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. Therefore, it is treated as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That Punjab Higher Education Commission Bill 2014, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That Punjab Higher Education Commission Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That Punjab Higher Education Commission Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون کڈنی اینڈ لیور انسٹیٹیوٹ اینڈ ریسرچ سنٹر پاکستان 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014 (Bill No.32 of 2014). Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, as recommended by the

Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. Therefore, it is treated as withdrawn.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں اس Bill کے حوالے سے ایک دو چیزوں کی clarification چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ نے اس کو oppose نہیں کیا اس لئے اب تشریف رکھیں۔ اگر آپ نے اس میں کوئی amendment دی ہوتی تو پھر بات کر سکتی تھیں۔

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mrs Faiza Ahmed Malik, Rais Ibrahim Khalil Ahmad and Mian Khurram Jahangir Wattoo. Any mover may move it. None is present. Therefore, it is treated as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر! منڈا صاحب! مجھے بتائیں کہ میں نے کون سی Clause ابھی پیش کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

جناب سپیکر! Clause 17 بولی ہے۔ (قہقہے)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill”

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Centre Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 30۔دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔